احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 26 مئی 2003ء 23 ربیع الاول 1424 ہجری-26 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 115

نبوت اور خلافت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:
جب بھی کوئی نبوت آئی اس کے بعد خلافت قائم ہوئی ہے۔

(مجمع الزوائد۔علی بن ابی ابکر الھیثمی جلد5 ص188 دارالکتاب العربی قاھرہ۔ بیروت 1407ھ۔)

خلافت کا قیام اس لئے ہے کہ دنیا برکات رسالت سے محروم نہ رہے

خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا

خلافت اور قدرت ثانیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات

خلافت الٰہیہ

انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا ان کو روحانیت کی طرف کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے اور یہ انسان ان سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کو علم اولین کا اور معارف گزشتہ اہل بصیرت و حکمائے ملت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اس کے رب کے ارادے میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی روح اس کے نقطہ نفسی کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔

(اردو ترجمہ از خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد16 صفحہ 39)

خلیفہ کے معنے

''خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص383)

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد6 ص253)

خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے

صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 524)

خلافت دوسری قدرت ہے

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی (-) میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 ص305، 306)

نزول رحمت کا طریق

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد میں نظام قدرت ثانیہ کے ظہور کی واضح خبر دیتے ہوئے یکم دسمبر 1888ء کو پیشگوئی فرمائی۔

دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد2 صفحہ 462)

19۔اپریل 2003ء ہمارے محبوب امام سیدنا طاہر 75 سال کی عمر میں لندن میں انتقال کر گئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا انتخاب

22۔اپریل 2003ء کو سیدنا مسرور کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کا پانچواں مظہر عطا فرمایا

محمد محمود طاہر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا وصال

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر، عالمگیر سطح پر شہرت پانے والے امام جماعت احمدیہ اور کروڑوں دلوں کی دھڑکن سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع مورخہ 19۔اپریل 2003ء بروز ہفتہ لندن وقت کے مطابق صبح 9:30 بجے اپنی رہائش گاہ 16۔گریسن ہال روڈ لندن میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 75 سال تھی۔ آپ گزشتہ 21 سال سے مسند خلافت احمدیہ پر فائز تھے۔

جسد اطہر کو غسل کی سعادت

مورخہ 19۔اپریل 2003ء بروز ہفتہ قریباً رات گیارہ بجے مکرم و محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی ہدایت کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جسد اطہر کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی۔

(1) مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
(2) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن
(3) مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
(4) مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب
(5) مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب
(6) مکرم کریم احمد اسد خان صاحب
(7) مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب
(8) مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مسعود الحسن نوری صاحب
(9) مکرم بشیر احمد صاحب

(الفضل انٹرنیشنل 2 مئی 2003ء)

محبوب امام کا آخری دیدار

مورخہ 20۔اپریل بروز اتوار صبح دس بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا جسد اطہر آخری دیدار کیلئے ایک تابوت میں محمود ہال احاطہ بیت الفضل لندن میں رکھ دیا گیا۔ خلافت احمدیہ کے عشاق جو دنیا کے طول و عرض سے بیت الفضل لندن میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے انہوں نے نہایت تنظیم کے ساتھ اپنے محبوب امام کا آخری دیدار کیا اور یہ سلسلہ 22۔اپریل بروز منگل دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ اس دوران ہزارہا احمدیوں نے چہرہ مبارک کی زیارت کی۔ ایم ٹی اے کی بدولت دنیا بھر کے کروڑوں غمزدہ احمدیوں نے ٹیلی ویژن پر اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ ایم ٹی اے پر آخری دیدار کے رقت آمیز اور دلگداز مناظر دکھائے جاتے رہے۔

مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس

مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس مورخہ 22۔اپریل 2003ء بروز منگل رات 9:30 بجے بیت الفضل لندن میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے انعقاد کا اعلان مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت نے کیا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ بار بار نشر کیا جاتا رہا۔ اجلاس کے انعقاد کا اعلان روزنامہ الفضل ربوہ کی 22۔اپریل کی اشاعت میں بھی شائع ہوا۔ جبکہ 21۔اپریل کے شمارہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے اراکین مجلس انتخاب خلافت کے لئے یہ اعلان شائع ہوا کہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس لندن میں ہوگا اس لئے جملہ اراکین بلا تاخیر بیت الفضل لندن پہنچ جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا انتخاب

مورخہ 22۔اپریل 2003ء بروز منگل بیت الفضل لندن میں بعد نماز مغرب وعشاء حضرت مصلح موعود کی مقرر کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بصدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید منعقد ہوا۔ جس میں حسب قواعد ہر رکن نے خلافت احمدیہ سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الخامس منتخب کیا۔ اراکین نے اسی وقت آپ کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ 11:40 بجے رات آپ کے انتخاب کا اعلان سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت نے کیا جو براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر ہوا۔ اعلان کے بعد بیت الفضل کے گردونواح میں موجود احباب جماعت نے جن کی تعداد دس اور گیارہ ہزار کے درمیان تھی۔ دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور کروڑوں احمدیوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ شمولیت کی۔

حضور انور کا پہلا خطاب

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بیعت عام سے قبل مختصر خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر ہوا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا:۔

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین''

(الفضل 24۔اپریل 2003ء)

اسلام آباد میں خطاب عام و بیعت

مورخہ 23۔اپریل 2003ء کو 2:30 بجے اسلام آباد ٹلفورڈ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے وہاں موجود ہزاروں احمدیوں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ کروڑوں احمدیوں سے خطاب عام فرمایا۔ خطاب عام کے بعد احباب جماعت نے اجتماعی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ یہ تمام کارروائی ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا جنازہ و تدفین

مورخہ 23۔اپریل بروز بدھ کی صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا جسد اطہر ایک قافلہ کی صورت میں پولیس Escort کی موجودگی میں بیت الفضل لندن سے اسلام آباد ٹلفورڈ لے جایا گیا۔ روانگی کے مناظر ایم ٹی اے پر نشر ہوتے رہے۔ اسلام آباد میں جسد اطہر کو ایک چھوٹی مارکی جو بڑی مارکی سے ملحق تھی میں رکھا گیا۔

جنازہ کی ادائیگی کا وقت لندن وقت کے مطابق 1:30 بجے بعد نماز ظہر وعصر رکھا گیا تھا لیکن دو میل لمبی ٹریفک لائن اس وقت لگی ہوئی تھی۔ ان احباب کی شمولیت کی خاطر حضور انور نے جنازہ کے وقت میں ایک گھنٹہ اضافہ کر دیا۔ نماز ظہر وعصر، خطاب اور عالمی بیعت کے بعد حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد تابوت کو مسلسل کندھا دیا اور اسلام آباد میں تدفین کی پوری کارروائی تک قبر کے پاس موجود رہے۔ تابوت قبر میں اتارنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے مٹی ڈالی۔ اور قبر تیار ہونے پر پاکستانی وقت کے مطابق 8:30 بجے رات اور لندن وقت کے مطابق 4:30 بجے آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا سے قبل قبر پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نام کی تختی بھی آپ نے نصب فرمائی۔

احباب جماعت کیلئے اسلام آباد میں دو وسیع مارکیاں لگائی گئیں۔ لیکن کثیر تعداد نے مارکیوں سے باہر جنازہ پڑھا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ احباب نے اپنے روایتی نظم وضبط کا مظاہرہ کیا اور اتحاد و یگانگت کی نظیر قائم کی۔

ربوہ میں بیت الاقصیٰ میں ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ احباب کیلئے جنازہ کی کارروائی کے مناظر براہ راست دکھائے گئے۔ ربوہ میں اجتماعی نماز جنازہ غائب بیت الاقصیٰ میں ادا کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی ابتدائی مصروفیات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلسل ملاقاتوں اور ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ اپنے دور خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ مورخہ 25۔اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کے حوالہ سے قبولیت دعا کا مضمون بیان فرمایا اور احباب کو دعاؤں کی تحریک کی۔ نیز آیت استخلاف کی تلاوت و ترجمہ کے بعد برکات خلافت کے مضمون میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر جماعت پر فضل کرتے ہوئے غم اور خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پڑھایا ہوا پہلا نکاح مورخہ 27۔اپریل 2003ء بروز اتوار ایم ٹی اے پر نشر ہوا۔ مورخہ 3 مئی 2003ء بروز ہفتہ آپ کی بچوں کے ساتھ پہلی نشست ''چلڈرنز کلاس'' ہوئی۔ جو ایم ٹی اے پر اسی روز نشر ہوئی۔ ایم ٹی اے کے عہدے داروں اور رضاکاروں کے ساتھ آپ کی ملاقات مورخہ 4 مئی 2003ء بروز اتوار ہوئی آپ نے سب کو شرف مصافحہ بخشا اس پروگرام کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر نشر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور اشاعت دین کے کاموں میں روح القدس کی تائید سے نوازے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت روپے

تبرکات

خلافت کا نظام مذہب کے دائمی نظام کا حصہ ہے

اور خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر کا ایک زبردست کرشمہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے..

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ بطور اصول کے ارشاد فرماتا ہے کہ دنیا میں دو طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک وہ جن کا وجود محض عارضی اور وقتی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور ان میں بنی نوع انسان کے کسی حصہ کے لئے کوئی حقیقی فائدہ مقصود نہیں ہوتا اور دوسری وہ جو نظام عالم کا حصہ ہوتی ہیں اور لوگوں کے لئے ان میں کوئی نہ کوئی فائدہ کا پہلو مقصود ہوتا ہے۔ مقدم الذکر چیزیں دنیا میں جھاگ کی طرح اٹھتی اور جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہیں۔ مگر موخر الذکر چیزیں جم کر زندگی گزارتی ہیں اور انہیں دنیا میں قرار حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔)(سورۃ :رعد) یعنی جھاگ کی قسم کی چیز تو آنا فانا گزر کر ختم ہو جاتی ہے مگر نفع دینے والی چیز جم کر زندگی گزارتی ہے اور دنیا میں قرار حاصل کرتی ہے۔ اس اصل کے ماتحت ہم صحیفہ قدرت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ لطیف منظر نظر آتا ہے کہ جو چیز بھی دنیا کے لئے کسی نہ کسی جہت سے مفید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے قائم رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جانوروں اور حقیر سے حقیر جڑی بوٹیوں کی بقائے نسل کا انتظام بھی موجود ہے اور قدرت کا مخفی مگر زبردست ہاتھ انہیں مٹنے اور ناپید ہو جانے سے بچائے ہوئے ہے اور صحیفہ عالم کے زیادہ گہرے مطالعہ سے یہ بات بھی مخفی نہیں رہ سکتی کہ جتنی کوئی چیز بنی نوع انسان کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت کا انتظام زیادہ پختہ اور زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ بھی اسی اصل کے ماتحت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(۔) (سورۃ حج) یعنی چونکہ قرآنی الہام ایک ہمیشہ کی یادگار قرار دیا گیا ہے اور خدا کا یہ منشاء ہے کہ اب وہ قیامت تک لوگوں کے بیدار کرنے کا ذریعہ رہے۔ اس لئے خدا خود اس کا محافظ ہوگا اور ہمیشہ ایسے سامان پیدا کرتا رہے گا جو اسے ظاہری اور معنوی ہر دو لحاظ سے محفوظ رکھیں گے۔ گویا قرآنی حفاظت کی وجہ ذکر کے چھوٹے سے لفظ میں مرکوز کر دی گئی ہے۔

نبوت کا تتمہ خلافت

یہی حال نبوت کا ہے جب اللہ تعالیٰ دنیا کو کسی عظیم الشان فتنہ و فساد میں مبتلا دیکھ کر اس کی اصلاح کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنی طرف سے رسول یا نبی بنا کر مبعوث کرتا ہے مگر نبی بہر حال ایک انسان ہوتا ہے اور لوازمات بشری کے ماتحت اس کی زندگی چند گنتی کے سالوں سے زیادہ وفا کیش کر سکتی ہے۔ اس صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نبی کے مشن کو کامیاب بنانے اور انتہاء تک پہنچانے کے لئے اس کی وفات کے بعد بھی کوئی ایسا انتظام کرے جس کے ذریعہ نبی کا بویا ہوا بیج اپنے کمال کو پہنچ سکے اور وہ اصلاح جو اللہ تعالیٰ نبی کی بعثت سے پیدا کرنا چاہتا ہے دنیا میں قائم ہو اور راسخ ہو جائے۔ یہ خدائی نظام جسے گویا نبوت کا تتمہ کہنا چاہئے خلافت کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ہر عظیم الشان نبی کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلفاء کا سلسلہ قائم فرماتا ہے اور یہ خلفاء بالعموم نبی یا مامور نہیں ہوتے مگر نبی کے تربیت یافتہ اور اس کے خداداد مشن کو سمجھنے والے اور اسے چلانے کی اہلیت رکھنے والے ہوتے ہیں اور گو وہ خدا کی وحی کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے مگر خدا تعالیٰ اپنی تقدیر خاص کے ماتحت ایسا تصرف فرماتا ہے کہ نبی کے گزر جانے کے بعد وہی لوگ مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہیں جنہیں خدا اس کام کے لئے پسند فرماتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی مخفی تاریں مومنوں کے قلوب پر متصرف ہو کر انہیں خود بخود خلافت کے اصل شخص کی طرف پھیر دیتی ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ایک غیر مامور خلیفہ لوگوں کا منتخب شدہ ہوتا ہے۔

خلیفہ خدا بناتا ہے

(دین حق) یہ تعلیم دیتا ہے اور قرآن اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان فرماتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ بظاہر یہ ایک متضادسی بات نظر آتی ہے کہ ایسا شخص جو لوگوں کی کثرت رائے یا اتفاق رائے سے خلیفہ منتخب ہو اس کے تقرر یا انتخاب کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے مگر حق یہی ہے کہ باوجود ظاہری انتخاب کے ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خدا کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسند خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے۔ یہی گہری صداقت آنحضرت ﷺ کے اس قول میں مخفی ہے جو آپؐ نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرمایا۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

یعنی میں ابوبکرؓ کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے خدا ابوبکرؓ کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا اور نہ ہی خدائی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی۔

(بخاری کتاب الاحکام)

اللہ! اللہ! اس چھوٹے سے فقرہ میں نظام خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی کثرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کرے گی مگر دراصل اس رائے کے پیچھے خدائے قدیر کی ازلی تقدیر کام کر رہی ہوگی اور وہی ہوگا جو خدا کا منشاء ہوگا اور اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور باوجود اس کے کہ اندرونی طور پر انصار نے اپنے میں سے کسی اور شخص کو کھڑا کرنا چاہا اور بیرونی طور پر عرب کے بدوی قبائل نے باغی ہو کر خلافت کے نظام کو ہی ملیامیٹ کر دینے کی تدبیر کی۔ مگر چونکہ ابوبکرؓ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا اس لئے اس کے اتباع کی قلت اس کے مخالفین کی کثرت کو اس طرح کھا گئی جس طرح سمندر کا پانی اپنے اوپر کی جھاگ کو کھا جاتا ہے۔

پھر جو الفاظ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے فرمائے کہ:۔

”خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اتارنا“ (ترمذی)

وہ بھی اسی قد [illegible] سنت الٰہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دراصل خلیفہ خدا بناتا ہے اور انتخاب کرنے والے لوگ صرف ایک پردہ کا کام دیتے ہیں اور ایک آلہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جسے خدا اپنی تقدیر کو جاری کرنے کے لئے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرو کہ وہ کیسے پیارے اور کیسے دانائی سے معمور ہیں۔ آنحضرت ﷺ خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا کی طرف منسوب فرماتے ہیں اور خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کو لوگوں کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ گویا جو صورت بظاہر نظر آتی ہے اس کے بالکل برعکس ارشاد فرماتے ہیں۔ خلافت کے انتخاب میں بظاہر نظر آنے والی صورت یہ ہے کہ لوگ خلیفہ کو منتخب کرتے ہیں اور خدا بظاہر لاتعلق ہوتا ہے لیکن باوجود اس کے آنحضرت ﷺ ارشاد یہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ بناتا خدا ہے ہاں مفسد لوگ بعض اوقات خدا کے بنائے ہوئے خلفاء کو معزول کرنے کی کوشش ضرور کیا کرتے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان نکتہ ہے جسے سمجھنے کے بعد کوئی شخص خدا کے فضل سے مسئلہ خلافت کے تعلق میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ لیکن چونکہ دنیا کا ہر نظام وقتی ہے اور عموماً دوروں میں تقسیم شدہ ہوتا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکس رکھنے کے لئے یہ انکشاف بھی فرما دیا کہ میرے بعد مستقل طور پر خلافت حقہ کا دور صرف تیس سال تک چلے گا جس کے بعد غاصب لوگ ملوکیت کا رنگ اختیار کر لیں گے اور اس کے بعد حسب حالات اور ضرورت زمانہ روحانی خلافت کے دور آتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ بالآخر مسیح و مہدی کے نزول کے بعد پھر منہاج نبوت پر ظاہری خلافت کی صورت قائم ہو جائے گی۔

(مسند احمد جلد 5 عن ابی عبدالرحمٰن سفینہ و مشکوٰۃ باب الانذار)

خلافت کا وعدہ

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کا حصہ اور تتمہ ہے اور نبوت کی خدمت اور تکمیل کے لئے قائم کیا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق قرآن شریف کی آیت استخلاف میں ایسی علامات مقرر فرما دی ہیں جو سچی خلافت کو جھوٹی خلافت سے روز روشن کی طرح ممتاز کر دیتی ہیں۔ فرماتا ہے:۔(۔)

یعنی خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ عمل صالح بجالانے والے مومنوں میں سے ملک میں خلفاء مقرر کرے گا (یہ مطلب نہیں کہ جو مومن بھی عمل صالح

کرنے والا ہوگا وہ ضرور خلیفہ بنے گا بلکہ اس میں اشارہ یہ ہے کہ جو خلیفہ ہوگا وہ ضرور مومن اور عمل صالح بجا لانے والا ہوگا) یہ خلفاء اسی سنت کے مطابق مقرر کئے جائیں گے جس طرح پہلی امتوں میں مقرر کئے گئے اور خداتعالیٰ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے جو ان کے ذریعہ دنیا میں مضبوطی سے قائم فرما دے گا اور (چونکہ ہر تغیر کے وقت ایک خوف کی حالت پیدا ہوا کرتی ہے) اللہ تعالیٰ ان کی خوف کی حالت کو اپنے فضل سے امن میں بدل دے گا۔ یہ لوگ میرے سچے پرستار ہوں گے اور میرے سوا کسی معبود کے سامنے (خواہ وہ مخفی ہو یا ظاہر) گردن نہیں جھکائیں گے اور جو شخص ایسی نصرت و تائید کو دیکھتے ہوئے بھی اس نظام خلافت سے سرکشی اختیار کرے گا وہ یقیناً خدا کا مجرم اور فاسق سمجھا جائے گا۔

(سورۃ نور)

یہ آیت کریمہ جسے حضرت مسیح موعود نے صراحت کے ساتھ خلافت کے نظام سے متعلق قرار دیا ہے اپنے مختصر الفاظ میں ایک نہایت وسیع مضمون کو لئے ہوئے ہے اور اس نقشہ کی بہترین تصویر ہے جو کم و بیش ہر نئی خلافت کے قیام کے وقت دنیا کے سامنے آتا ہے۔ ہر نبی یا خلیفہ کی وفات ایک عظیم الشان زلزلہ کا رنگ رکھتی ہے اور ہر بعد میں آنے والا خلیفہ ایسے حالات میں مسند خلافت پر قدم رکھتا ہے کہ جب لوگوں کے دل سہمے ہوئے اور خوف زدہ ہوتے ہیں کہ اب کیا ہوگا مگر پھر لوگوں کو دیکھتے دیکھتے خدا اس آیت کریمہ کے وعدہ کے مطابق اپنی تقدیر کو مخفی تاروں کو کھینچنا شروع کرتا ہے اور خوف کے دنوں کو امن سے بدل کر آہستہ آہستہ جماعت کو کمزوری سے مضبوطی کی طرف یا مضبوط حالت سے مضبوط تر حالت کی طرف اٹھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور یہ خلفاء اپنی دینی حالت اور دینی خدمت سے اس بات پر مہر لگا دیتے ہیں کہ خدا کی محبت اور خدا کی نصرت کا ہاتھ انؑ کے ساتھ ہے اور یہ سلسلہ اپنی ظاہری صورت میں اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک خدا کے علم میں نبی کے لائے ہوئے دین کے استحکام اور اس کے مشن کی تکمیل اور مضبوطی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے کہ یہ خلافت کا نظام دراصل نبوت کا حصہ اور تتمہ ہے ہر عظیم الشان نبی کے زمانہ میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے کام کی تکمیل کے لئے حضرت یوشعؑ خلیفہ ہوئے .... اور آنحضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا مشن سارے نبیوں سے زیادہ عظیم الشان اور زیادہ وسیع تھا اس لئے آپ کے بعد خلافت کا نظام بھی سب سے زیادہ نمایاں اور شاندار صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ جس کی تیز کرنیں آج تک دنیا کو خیرہ کر رہی ہیں۔ حق یہ ہے کہ اگر نبوت کے ساتھ خلافت کا نظام شامل نہ ہوتو نعوذ باللہ خدا پر ایک خطرناک الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے دنیا میں ایک اصلاح پیدا کرنی چاہی مگر پھر اس اصلاح کے لئے ایک فرد واحد کو چند سال زندگی دے کر وفات دے دی اور اس اصلاحی نظام کو اپنے ہاتھ سے ملیا میٹ کر دیا۔ گویا یہ ایک بلبلا تھا جو سمندر کی سطح پر ظاہر ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے مٹ کر پانی کی مہیب لہروں میں غائب ہو گیا۔ سبحان اللّٰہ ماقدروا اللّٰہ حق قدرہ۔

ہمارا حکیم و علیم خدا تو وہ خدا ہے کہ جو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ نفع دینے والی چیز کو بھی دنیا میں قائم رکھتا اور اس کے قیام کا سامان مہیا کرتا ہے چہ جائیکہ نبوت جیسے جوہر اور ایک مامور کی لائی ہوئی اصلاح کو ایک ہوا کے اڑتے ہوئے جھونکے کی طرح باغ عالم میں لائے اور پھر لوگوں کے دیکھتے دیکھتے اسے ان کی نظروں سے غائب کر دے اور اس کے روح پرور اثر اور حیات افزاء تاثیر کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی انتظام نہ فرمائے۔ یقیناً یہ منظر ایک کھیل سے زیادہ نہیں اور کھیل کھیلنا شیطان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ خدا جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کام کی اہمیت اور وسعت کے مطابق حال اس کے لئے سامان بھی مہیا فرماتا ہے۔ اور اس کام کے دائیں اور بائیں اور اوپر اور نیچے کو ایسی آہنی سلاخوں سے مضبوط کر دیتا ہے کہ پھر جب تک اس کا منشاء نہ ہو کوئی چیز اسے اس جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ اسی لئے خدا کی یہ سنت ہے کہ خاص خاص انبیاء کے صرف بعد ہی ان کے مشن کی مضبوطی اور استحکام کے لئے خلافت کا نظام قائم نہیں فرماتا بلکہ ان کی بعثت سے پہلے بھی ان کے لئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے بعض لوگوں کو بطور ارہاص یعنی آنے والی منزل کی علامت کے طور پر مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کی توجہ کو آنے والے مصلح کے مشن کی طرف پھیرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت یحییٰؑ بطور ارہاص مبعوث ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے پہلے متعدد لوگ جو حنفاء کہلاتے تھے توحید کے ابتدائی جھونکے بن کر ظاہر ہوئے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود سے پہلے سید احمد صاحب بریلوی سوئے ہوئے لوگوں کی بیداری کا ذریعہ بن کر آئے۔ کیا ایسے حکیم و دانا خدا سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ نبی کی چند سالہ زندگی کے بعد اس کے لائے ہوئے مشن کو بغیر کسی انتظام کے چھوڑ سکتا ہے اور اس بڑھیا کی مثال بن جاتا ہے جو اپنے محنت سے کاتے ہوئے دھاگے کو اپنے ہاتھ سے تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ میں پھر کہوں گا سبحان اللّٰہ ماقدروا اللّٰہ حق قدرہ۔

حضرت مسیح موعود بھی چونکہ دنیا میں ایک عظیم مشن لے کر مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے ضروری تھا آپ کے خداداد مشن کی تکمیل کے لئے بھی آپ کے بعد خلافت کا نظام قائم ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتب اور ملفوظات میں متعدد جگہ اس نظام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ آپ کے بہت سے الہامات میں بھی اس نظام کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں مگر میں اس جگہ اختصار کے خیال سے صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور یہ وہ عبارت ہے جو آپ نے اپنے زمانہ وفات کو قریب محسوس کر کے اپنے متبعین کے لئے بطور وصیت تحریر کی۔

خدا دو قدرتیں دکھلاتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد۔ یہ خداتعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے......... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے.........

ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدرت ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے......... خداتعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خداتعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خداتعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا (۔) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے......... ایسا ہی حضرت موسیٰ کے وقت میں ہوا......... ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا......... سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (یعنی میری وفات کے قریب مرنے کی خبر) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے......... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 303 تا 306)

یہ عبارت جس صراحت اور تعیین کے ساتھ نظام خلافت کی طرف اشارہ کر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اور یہ عبارت بطور وصیت کے لکھی گئی جب کہ حضرت مسیح موعود نے خدا سے قرب وفات کی خبر پا کر اپنے بعد کے نظام کے بارے میں اپنی جماعت کو آخری نصیحت فرمائی اور ہر عقلمند غیر متعصب شخص آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ اس عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

اول: خداتعالیٰ انبیاء کے کام کی تکمیل کے لئے دو قسم کی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ ایک خود نبیوں کے زمانہ میں اور دوسری ان کی وفات کے بعد تاکہ ان کے مشن اور ان کی جماعت کو ایک لمبے عرصہ تک اپنی خاص نگرانی میں رکھ کر ترقی دے اور تکمیل تک پہنچائے۔

دوم: دوسری قدرت خلافت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے وجود میں ظاہر ہوئی۔

سوم: یہ خلافت کا نظام جو نبوت کے نظام کا حصہ اور اسی کا تتمہ ہے خدائی سنت کا رنگ رکھتا ہے اور ہر نبی کے زمانہ میں قائم ہوتا رہا ہے۔

چہارم: حضرت مسیح موعود کے بعد بھی اسی رنگ میں قدرت ثانیہ کا ظہور مقدر تھا کیونکہ جیسا کہ آپ خود خدا کی ایک مجسم قدرت تھے آپ کے بعد بعض اور وجودوں نے دوسری قدرت کا مظہر ہونا تھا اور ان کے وجودوں نے حضرت ابوبکرؓ کے رنگ میں ظاہر ہونا تھا۔

پنجم: نبی کے بعد آنے والے خلفاء خواہ بظاہر صورت لوگوں کے انتخاب سے مقرر ہوں مگر دراصل ان کے تقرر میں خدا کا ہاتھ کام کرتا ہے اور درحقیقت خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

ششم: سورۃ نور کی آیت استخلاف نظام خلافت سے تعلق رکھتی ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت اسی آیت کے ماتحت تھی۔

یہ وہ چھ باتیں ہیں جو اوپر کے حوالہ سے یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہوتی ہیں۔ اور یہ استدلال ایسا واضح اور بین ہے کہ کوئی عقلمند غیر متعصب شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہ حوالہ بھی جیسا کہ اس کے حالات اور سیاق و سباق اور الفاظ اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے محکمات کا رنگ رکھتا ہے جس کے مقابلہ پر ان متشابہات کو پیش کرنا جو بعض مخصوص کاموں کے تعلق میں مخصوص حالات اور مخصوص ماحول میں انجمن کے بارے میں لکھی گئی ہیں ایک شرارت یا دیوانگی کے فعل سے زیادہ نہیں۔ اور اگر یہ دیوانگی نہیں تو نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ خدا کا مقرر کردہ مسیح دیوانہ ہے کہ ایک طرف تو اپنے مشن کی تکمیل اور اپنی وفات کے بعد نظام کے متعلق خدائی سنت کے ماتحت دو قدرتوں کے ظہور کا ذکر کیا اور مثال دے کر بتایا کہ دوسری قدرت ابوبکر صدیقؓ کے رنگ میں ظاہر ہوا کرتی ہے اور پھر یہاں تک صراحت کی کہ ”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری

باقی صفحہ 6 پر

آخری فیصلے اور غور والی باتیں ہمیشہ خلافت سے منسلک رہیں گی

آئندہ جتنے کام بڑھیں گے وہ خلیفہ وقت کی طاقت کے اندر ہی رہیں گے

خلافت کی ذمہ داریوں اور ان کی ادائیگی کے لئے عظیم نظام کا تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

جماعتی کاموں کا پھیلاؤ اور کائنات کی وسعتیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کاموں میں بہت پھیلاؤ ہو رہا ہے- اللہ تعالیٰ وسائل بھی بڑھا رہا ہے اور احباب جماعت کو توفیق بھی دے رہا ہے- لاکھوں سال میں پیدا ہونے والے نظام کائنات میں وسعتوں کے یہ راز اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھا دیئے ہیں- اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 ستمبر 1996 میں فرماتے ہیں:-

بہت ہی اہم بات ہے جسے آپ کو ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ جو کام ڈالتا ہے وہ توفیق بھی دیتا ہے اس لئے اس بارے میں آپ کو قطعاً فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے- کام بڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وقت میں برکت بھی بڑھا دیتا ہے- کام کرنے والے' خدمت کرنے والے از خود دلوں میں جوش لے کر آگے آتے ہیں اور کبھی بھی اس پہلو سے کمی محسوس نہیں ہوئی- اور جو کام مجھے کرنے ہیں وہ مجھے ہی کرنے ہوتے ہیں' وہ بانٹے نہیں جا سکتے- اور ان کاموں کے بڑھنے کے باوجود خدا تعالیٰ نے یہ مدد کا سلسلہ ایسا جاری رکھا ہے کہ کبھی بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ کام حد استطاعت سے آگے نکل گئے ہیں- تو بعض لوگ گھبراتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں کہ آپ پہ اتنے بوجھ پڑ گئے ہیں- اب آپ ان کو بانٹنا شروع کریں- جو آخری فیصلے والی باتیں ہیں وہ اس لئے ہمیشہ خلافت کے ساتھ منسلک رہیں گی کہ فیصلوں کے ساتھ بہت سے غور ہیں' بہت سی باتیں ہیں جو عمومی نظر رکھنے کے بغیر فیصلے ہو ہی نہیں سکتے اور جہاں بھی وہاں کمی آئی ہے وہاں فیصلے غلط ہو گئے ہیں- اس لئے جو کام سارے عالم کے ایک مرکزی نمائندے کو کرنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے کہ مرکزی دماغ کا کام کرے وہ کام بانٹے نہیں جا سکتے سوائے اس کے کہ کوئی آفت آ جائے- تو بعض دفعہ دل میں بھی ایک مرکز بن جاتا ہے لیکن اصل مرکز جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے وہ ایک مرکز ہے سوچ کا' اور بدن کے کام بھی تو دیکھیں کتنے پھیل چکے ہیں- اگر آپ کو پتہ لگے کہ کتنے کام ہیں جو انسان کا وجود کرتا ہے تو اس کے تصور سے ہی دماغ مختل ہو جائیں- ان کی تفاصیل لکھنے بیٹھیں تو عمریں گزر جائیں تو تفاصیل لکھ نہیں سکتے-

اس میں راز یہ ہے کہ تدریج اور ترقی جو Evolution کا رنگ رکھتی ہو اس کی برکتوں سے بعض کام اپنی ذات میں مکمل ہوتے چلے جاتے ہیں اور سوچنے والا دماغ ان سے بالا ہو کر ان پر نظر تو رکھتا ہے مگر وہ کام پھر اتنی توجہ نہیں چاہتے یہاں تک کہ ہر سال ایک منزل اونچی ہو جاتی ہے اور "ثم استوی علی العرش" کا مضمون انسان پر روشن ہو جاتا ہے- کہ کتنا عظیم کائنات کا کام ہے جس کا وہم و گمان بھی اگر انسان کروڑ ہا کروڑ سال تک زندہ رہے تو نہیں کر سکتا- ناممکن ہے اس کی اتھاہ کو پہنچ سکے- لیکن اس کے باوجود خدا نے وہ کام کئے اور کروائے اور اس کی تربیت دی اور نظام از خود جاری ہو گیا گویا کہ از خود جاری ہو گیا حالانکہ از خود جاری نہیں ہے- اس پر فرشتے مقرر فرمائے' ہر ایک کا ایک نگران مقرر کیا' ان نگرانوں کے اور نگران بنائے یہاں تک کہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یوں چل پڑے جیسے کوئی نگران ہی نہیں ہے' از خود ہی جاری ہو گئے ہیں-

کائنات میں یہ نظام جاری ہے

یہ جو نظام کائنات ہے خدا تعالیٰ نے مذہب میں بھی یہی نظام جاری فرمایا ہے اور ذمہ داریوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حکمت اور اللہ تعالیٰ کی دکھائی ہوئی راہوں پر چلتے ہوئے انسان کام کرے تو اس فکر کی ضرورت نہیں رہتی کہ کام بہت بڑھ گیا ہے- دماغ سے زیادہ اپنے وجود کو سنبھالنے کا جو کام ہے وہ ہو ہی نہیں سکتا- ہر شخص کا دماغ اپنی ذات کے محدود دائرے میں ہی اتنے کام کرتا ہے کہ میں نے جیسا کہ بیان کیا ہے اگر آپ اس کا تصور باندھنے کی کوشش کریں تو آپ کی طاقت ہی نہیں ہے- ہر حکم جو دماغ دیتا ہے ہر حرکت کیلئے اس کے ساتھ جو بجلی کی لہریں دماغ کے چھوٹے سے محدود دائرے میں آگے پیچھے حرکت کرتی ہیں اور تمام نظام کو منسلک کرتی ہیں اس ایک حکم کے ساتھ اور اس کے نتائج کے ساتھ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ لاکھوں میل کا سفر بجلی کے کوندوں کا ہر حکم کے ساتھ ہو جاتا ہے- اس نے یادداشت کے مرکز تک بھی پہنچنا ہے اور اس نے جسم کے ہر خلیے کو اس کی تعلیم دینی ہے کہ اس کا نتیجہ تم پر کیا ہو گا کیا اثر اس پر پڑے گا- یہ بہت ہی تفصیلی اور گہرا مضمون ہے لیکن ہر حکم کے وقت دماغ کے اندر جو رابطے ہیں وہ بجلی کے رابطے وہ لاکھوں میل سفر کر جاتے ہیں اور یہ نظام آناً فاناً تو نہیں پیدا ہوا- اس کے لئے ایک ارب سال لگے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ آگے بڑھا ہے لیکن جب بڑھ گیا تو ایسا آسان ہو گیا یوں لگا جیسے کام ہو ہی نہیں رہا- ہر آدمی اپنی ذات سے غافل سویا رہتا ہے' اس کا نظام خود بخود حرکت میں رہتا ہے لیکن سوتے ہوئے بھی دماغ کوئی کام ضرور کر رہا ہوتا ہے- یہ جو پہلو ہے یہ روحانی دنیا میں بھی اسی طرح جاری ہوتا ہے اور آگے بڑھتا ہے اور کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ منظم ہوتے چلے جاتے ہیں اور "استوی علی العرش" والا مضمون روشن ہوتا جاتا ہے اور انسان ایک عرش سے دوسرے عرش' دوسرے عرش سے تیسرے عرش پر ترقی کرتا ہے- یہ وہ دور ہے جس میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے داخل ہو کر اب آگے بڑھ رہی ہے-

خدا کا مرکزی نظام جاری رہے گا

اس لئے جتنے بھی کام بڑھیں گے' ایک ذرے کا بھی وہم نہ کریں کہ خلیفہ کی طاقت سے بڑھ جائیں گے- جو مرکزی نظام خدا نے قائم کر دیا ہے وہی جاری رہے گا اور وہی سارے کام سنبھالے گا اور ساری ذمہ داریاں ادا کرے گا اور ساتھ ساتھ جو تائیدی نظام ہے سلطان نصیر بنتے چلے جاتے ہیں وہ اپنا اپنا کام کرتے چلے جائیں گے لیکن ہر دفعہ ریفرنس دماغ کو جاتا ہے- اور یہ جو ریفرنس جانے والی بات ہے یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے- سوتے ہوئے میں بھی جسم کے اعضاء میں جگہ جگہ جو تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں ان کا ریفرنس ایک دماغ کو ضرور جاتا ہے یعنی ایک حوالہ جاتا ہے کہ یہ یوں ہو رہا ہے اس کو ریکارڈ کر لو اور یہ یوں ہونا چاہئے کہ نہیں ہونا چاہئے تو اس لئے ریفرنسز جتنے بھی ہوں اگر نظام مرتب ہو تو اس کے نتیجے میں طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں پڑتا-

دعا اور توکل ہمارا فرض ہے

مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس رفتار سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس میں مزید دعاؤں کی ضرورت ہے- اور یہ مضمون میں نے اس لئے کھول کر بیان کیا ہے باوجود اس کامل یقین کے کہ خدا تعالیٰ خود توفیق دے گا اور بڑھائے گا دعا کا خانہ اپنی جگہ موجود رہتا ہے اور اس سے فرق پڑتا ہے- جتنی زیادہ دعائیں مددگار ہوں اتنا ہی انسان اللہ تعالیٰ کی تائید کو آسمان سے اترتا دیکھتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ یہ دعائیں ہیں جو پھل لا رہی ہیں اس لئے جماعت دعاؤں سے غافل نہ ہو- اور دعاؤں والا جو مضمون ہے اس میں فتنوں کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے- ایک انسان اگر لاعلمی میں کوئی فیصلے کرتا ہے تو ان فیصلوں میں اسی حد تک خامی پیدا ہو سکتی ہے اور دشمن ہمیشہ چھپ کر وار کرتا ہے اور جب تک اس کے وار کا طریقہ معلوم نہ ہو اس کی واردات کا اندازہ طریق معلوم نہ ہو اس وقت تک انسان صحیح طرح اس کے خلاف اگر طاقت رکھتا بھی ہو تو دفاع کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا- اچانک حملے کا جو فلسفہ ہے جنگوں میں استعمال ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ایک چھوٹا دشمن بھی بڑے دشمن پر غالب آ جاتا ہے اگر سرپرائز (Surprise) کا ایلیمنٹ (Element) آ جائے' اچانک پن اس میں آ جائے- تو دشمن چونکہ ہمیشہ سازش مخفی کرتا ہے اور قرآن کریم نے شیطان کے حوالے سے یہ بات ہم پر خوب کھول دی ہے کہ شیطان تمہیں وہاں سے دیکھ رہا ہے جہاں تم اسے نہیں دیکھ رہے- وہاں سے وار کرتا ہے جہاں تمہیں پتہ نہیں- اس لئے خدا کی پناہ میں آنے کا مضمون ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے- انسان اپنی تمام صلاحیتوں کے باوجود ان دیکھے حملے کے خلاف موثر دفاع نہیں کر سکتا لیکن وہ حملے جو دکھائی دیں اس میں بھی بسا اوقات مزید مدد کی ضرورت پڑتی ہے- مگر ان دیکھے حملے تو بہت ہی شدید اور مہلک ہو جاتے ہیں- پس اس پہلو سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان دیکھی چیزوں کو ہمیں دکھا دے اور وقت پر دکھا دے اور پھر ان کی جوابی کارروائی کی توفیق عطا فرمائے- حکمت بخشے اور اس حکمت کے منصوبے کو جو انسان بناتا ہے اس پر عملدرآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

توکل کا مضمون

تو دعاؤں کا خانہ تو اپنی جگہ ہمیشہ رہے گا اسے نظر انداز کرنا بے وقوفی اور خودکشی ہے۔ پس جہاں خدا مالک اور انسان متوکل ہے اور خدا اس کا وکیل ہے یعنی توکل کرنے والا انسان ہے اللہ تعالیٰ اس کا وکیل بن جاتا ہے ایسی صورت میں بھی قرآن کریم بار بار دعاؤں کی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ جو زیادہ دعائیں کرے گا اس کا زیادہ وکیل اللہ ہو جائے گا اور جو جتنا توکل کرے گا اتنا ہی ساتھ دعائیں بھی بڑھائے گا کیونکہ توکل کا مضمون دعا چاہتا ہے توکل کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تو جو کرنا تھا کر لیا مگر ہم جانتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں' نااہل ہیں' ہر چیز پہ ہماری نظر نہیں' عالم الغیب تو درکنار' عالم الشھادہ بھی پورے نہیں ہیں اس لئے ہمارے منصوبوں میں ضرور خامیاں رہ گئی ہیں۔ لیکن جو پوری کوشش کے باوجود خامیاں رہ جائیں ان میں انسان کہتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تو اب ان کمزوریوں کو سنبھال لے اور ان کے بداثرات سے ہمیں بچا لے۔ یہ توکل سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ میں تھا اور اس توکل کے مضمون کو سمجھنے کی وجہ سے آپؐ کی دعائیں بے انتہا ہو گئیں یعنی اتنی دعائیں تھیں کہ ہم عام زندگی میں اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ سوتے میں بھی دعائیں جاری ہوتی رہتی تھیں۔ بدن سو بھی جائے تو دماغ جاگتا رہتا تھا اور ہر لحظہ' ہر ہر لمحہ خدا کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھا رہتا تھا۔ پس توکل کے مضمون کو اگر آپ سمجھ جائیں تو دعا کا مضمون از خود زیادہ واضح اور روشن ہوتا چلا جائے گا۔

کائنات کا ارتقاء اور سائنس

دانوں کی حیرت

تو یہ وہ مضمون ہے جس کی اس وقت جماعت کو سمجھنے کی بڑی گہری ضرورت ہے۔ ہمارے کام پھیل رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور اتنے پھیل رہے ہیں کہ اگر اپنی طاقت کو دیکھیں تو ناممکن دکھائی دیتا ہے کہ ہم انہیں سنبھال لیں۔ وہ ارتقائی دماغ جس کی میں بات کر رہا ہوں اس کو بھی تو وقت چاہئے اور جب ترقیات تیزی سے آگے بڑھ جائیں تو اس ارتقائی اجتماعی دماغ کے لئے جتنا وقت درکار ہے وہ ہی نہیں ملتا اور وہاں لازماً اللہ تعالیٰ کے براہ راست دخل کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یہ جو مضمون ہے اس پر غور کر کے جو جدید سائنس دان ہیں انہوں نے یہ راز معلوم کر لیا کہ Evolution کا وقت ہم نے دیکھا ہے وہ Evolution کیلئے کافی نہیں ہے۔ یعنی حیرت انگیز دریافت انہوں نے کی ہے اور اب اس میں ہی وہ غرق ہوئے بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے جو حساب لگایا انسانی زندگی تک پہنچنے کیلئے زندگی نے جتنے مراحل کا سفر کیا ہے ایک بلین سال اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے' بالکل معمولی حیثیت ہے۔ اور یہ سوچ آگے بڑھی تو اب یہ اس منزل میں داخل ہو گئی ہے کہ ہم جو کہتے تھے Big Bang سے بیس بلین سال کے اندر یہ سارا نظام وجود میں آ گیا اب جو نئی دریافتیں ہو رہی ہیں وہ دیکھنے کے بعد اور جو کائنات کے انتظام کے پیچ و خم دکھائی دے رہے ہیں اب یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں بیس بلین سال میں تو یہ ممکن ہی نہیں۔ وہاں ان کو توکل کا پتہ نہیں۔ توکل بتاتا ہے کہ خدا ہے جو اس جاری کارخانے کے علاوہ اپنے عرش سے ان باتوں پر نظر رکھتا ہے اور اگر ایک بیرونی دماغ فیصلے کرنے والا ان کے کمپیوٹر میں داخل کر دیا جائے تو ایک بلین سال میں آسانی سے وہ سارے مراحل طے ہو سکتے ہیں لیکن فیصلے باہر کرنے پڑیں گے۔ اتفاقات سے مضمون آگے نہیں بڑھتا بلکہ اتفاقات جو دکھائی دیتے ہیں ان کو اگر کوئی جوڑنے والا ہو اور اس کا ہاتھ دکھائی نہ دے رہا ہو تو وہ سفر جو اتفاقات کے لئے لاکھوں سال کا سفر ہوگا وہ ایک جوڑنے والا ہاتھ چند سالوں میں طے کر سکتا ہے۔ پس خدا کی ہستی کی طرف یہ ہنکائے ہوئے جا رہے ہیں اور ابھی تک ان کو ہوش نہیں آتی پوری طرح۔ بعض کو آ گئی ہے' بعضوں نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ حقائق ہیں' ہم ان سے کب تک آنکھیں بند کریں گے۔ جو حقائق اب تک معلوم ہوئے ہیں وہ اس بات کو ناممکن دکھا رہے ہیں کہ کسی بیرونی باشعور اور عالم ہستی کے بغیر یہ کارخانہ اس رفتار کے ساتھ آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے تو اس لئے توکل کا مضمون کائنات میں بھی ایک ہے جسے اب آہستہ آہستہ سائنس دانوں نے دیکھنا شروع کیا ہے لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے پکی پکائی دی ہے۔ قرآن کریم نے یہ ساری باتیں کھولیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کے باریک رازوں سے پردے اٹھا دیئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 25-اکتوبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 4

قدرت کا مظہر ہوں گے۔'' لیکن عین اس کے ساتھ ساتھ یہ پہلو بہ پہلوان سارے ارشادات کو بھول کر اور بالائے طاق رکھ کر انجمن کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چل دیئے۔ حالانکہ انجمن آپ کی زندگی میں ہی قائم ہو گئی تھی اور اس کی ''جانشینی'' جن معنوں میں بھی وہ تھی خود آپ کی موجودگی میں شروع ہو چکی تھی۔ حضرت مسیح موعود کی طرف اس مجنونانہ تضاد کو منسوب کرنا اہل پیغام کو مبارک ہو۔ ہم خوش ہیں کہ ہمارا دامن اس دیوانگی کے داغ سے پاک ہے۔ کاش یہ لوگ صرف اس بات پر ہی غور کرتے کہ حضرت مسیح موعود نے جہاں بھی اپنے خداداد مشن کی تکمیل اور سلسلہ اور جماعت کے کام کو سنبھالنے اور چلانے کا ذکر کیا ہے وہاں کسی جگہ انجمن کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف خلافت کا ذکر کیا ہے اور دو قدرتوں کے اصول کو بیان کر کے اور مثال دے کر واضح کیا ہے کہ اس کام کے لئے خدا نے ایسا ہی نظام مقرر فرمایا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں ظاہر ہوا اور یہ کہ یہ خدا کی ایک سنت ہے جو تمام نبیوں کے وقت میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور کبھی بدل نہیں سکتی اور اس کے مقابل پر انجمن کا ذکر صرف بعض ماتحت کاموں کے تعلق میں آیا ہے اور اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے یہ واضح شرط اور حد بندی لگا دی ہے کہ اس انجمن کے لئے ضروری ہوگا کہ ''وہ حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ'' اپنا کام سرانجام دے (رسالہ الوصیت) یعنی خدا کے مقرر کردہ خلیفوں اور قدرت ثانیہ کے مظہروں کی نگرانی میں کام کرے ....

اور پھر ہمارے قادر و متصرف خدا نے خلافت کے سوال کو صرف لفظی اور قومی تصریح تک ہی نہیں چھوڑا بلکہ اپنے زبردست فعل کے ساتھ اس پر مہر تصدیق بھی ثبت کر دی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جماعت میں جو سب سے پہلا اجماع ہوا وہ خلافت ہی کے متعلق تھا اور یہ اجماع بھی خدا نے ان لوگوں کے ہاتھ سے کروایا جو اب خلافت کے منکر ہو کر انجمن کا راگ الاپ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری تھے انجمن کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع کیا:۔

''حضور (۔) کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان اقرباء حضرت مسیح موعود باجازت حضرت (اماں جان) کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپکا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔''

(الحکم 28 مئی 1908ء)

یہ وہ پہلا اجماع ہے جو حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جماعت میں ہوا جس میں صدر انجمن کے ممبر (ہاں وہی انجمن جو اب خلیفہ کی قائم مقام بتائی جاتی ہے) اور تمام حاضر الوقت جماعت کے افراد شریک اور متفق تھے۔ پس نہ صرف خدا کے قول نے بلکہ اس کے زبردست فعل نے بھی خلافت کے حق میں مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اور اب کون ہے جو اس کو مہر کو توڑ سکتا ہے؟

بہترین سٹوڈیو۔ پورٹریٹ رنگین بلیک اینڈ وائٹ کے لئے تشریف لائیں

احمد فوٹوز

چاندنی چوک۔ راولپنڈی

فون سٹوڈیو 051-4427867

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ هوالناصر

1960ء سے خدمت میں مصروف

بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج

جدید طب کا باکمال نسخہ ''نعمت الٰہی''

نرینہ اولاد کیلئے مفید علاج

ناصر پولی کلینک مین بازار راجہ چوک حافظ آباد

فون کلینک: 0438-523391-523392

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک

5114822-5118096

212038 P.P

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز سیالکوٹ

AIJ

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا

فون دکان: 594674 فون رہائش: 553733

موبائل 0300-9610532 طالب دعا:۔ عمران مقصود

حکیم الامت حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول

کی سیرت و سوانح کی ایک جھلک

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود .... کا دایاں فرشتہ کون سا ہے اور بایاں کون سا؟ بعض کہتے مولوی عبدالکریم صاحب دائیں ہیں بعض حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں۔ علموں اور کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت طاقت نہ تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اسی محبت کی وجہ سے جو خلیفہ اول مجھ سے کیا کرتے تھے میں نورالدینوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے بھی دریافت کیا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی"

(سوانح فضل عمر حصہ اول 306)

یہاں حضرت مسیح موعود کے اس مکتوب گرامی کا متعلقہ حصہ نقل کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی بیماری کی اطلاع پا کر حضور نے لکھا اور اس میں آپ کے بارے میں اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بارے میں بہت تعریفی فقرے تحریر فرمائے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس مقدس خط کو اپنی مختصر تصنیف "سیرت مسیح موعود" میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ اپنے ایک مکتوب گرامی مرقومہ از قادیان 24 اکتوبر 1899ء میں حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو لکھا:

"......... اصل بات یہ ہے کہ میری تمام جماعت میں آپ دو ہی آدمی ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنی زندگی دین کی راہ میں وقف کر دی ہے ایک آپ ہیں اور ایک مولوی حکیم نورالدین صاحب ابھی تک تیسرا آدمی پیدا نہیں ہوا........."

(سیرت مسیح موعود از مولوی عبدالکریم سیالکوٹی ص 96)

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں نمازوں کی امامت

حضرت مسیح موعود خود نمازوں کی امامت نہیں کرواتے تھے بلکہ یہ کام زیادہ تر حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے ذمہ رہتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی 1892ء میں قادیان ہجرت کے بعد حضرت مسیح موعود نے نمازوں کی امامت کا کام آپ کے سپرد کیا حتیٰ کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب 1898ء میں مستقل طور پر قادیان تشریف لے آئے جس کے بعد یہ فریضہ ان کو تفویض ہو گیا لیکن اس دوران بھی بعض اوقات دونوں بیوت (بیت مبارک اور بیت اقصیٰ) میں جمعہ کی نمازیں ہوتی تھیں اور ایک جگہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور دوسری جگہ آپ جمعہ پڑھاتے تھے جب صرف ایک جگہ نماز ہوتی تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھاتے اور یہ سلسلہ 1905ء تک جاری رہا حتیٰ کہ مشیت ایزدی کے تحت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب وفات پا گئے اور پھر مستقل طور پر آپ ہی نمازیں پڑھاتے رہے اور خطبات ارشاد فرماتے رہے۔ اس کی ایمان افروز تفصیل "ذکر حبیب" مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب میں ملتی ہے جو یہاں نقل کی جاتی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:۔

"جب ابتداء میں میں قادیان گیا اور (بیت) مبارک میں صرف تین چار نمازی ہوا کرتے تھے اور حافظ معین الدین صاحب مرحوم نماز پڑھایا کرتے تھے۔

جب حضرت مولوی نورالدین صاحب......... ہجرت کر کے غالباً 1892ء میں قادیان آ گئے تو حضرت مسیح موعود......... نے انہیں اپنی (بیوت) میں پیش امام بنایا اور وہی نمازیں پڑھاتے رہے لیکن اس کے بعد جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم......... بھی ہجرت کر کے قادیان آ گئے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نے انہیں نماز کے واسطے آگے کر دیا اور پھر جب تک وہ زندہ رہے وہی پیش امام رہے لیکن گاہے حضرت مسیح موعود......... طبیعت کی کمزوری کے سبب (بیت) مبارک میں ہی جمعہ پڑھ لیتے تھے اور چونکہ (بیت) مبارک میں سب لوگ سما نہ سکتے تھے اس واسطے جمعہ (بیت) اقصیٰ میں بدستور ہوتا اور (بیت) اقصیٰ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب......... جمعہ پڑھاتے تھے اور (بیت) مبارک میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب......... جمعہ پڑھاتے تھے اور گاہے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب باہر گئے ہوئے ہوتے اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب قادیان موجود ہوتے تو (بیت) مبارک میں وہ جمعہ پڑھاتے۔ جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ہجرت کر کے قادیان چلے آئے تو وہی پیش امام نماز کے ہوتے رہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اپنی قرأت میں ہمیشہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ سے پہلے بالجہر پڑھتے تھے اور فجر اور مغرب اور عشاء کی آخری رکعت میں بعد رکوع عموماً بلند آواز سے بعض دعائیں (۔) پڑھا کرتے تھے اور حضرت مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں جب کہ وہ سفر پر ہوں یا نماز میں کسی وجہ سے نہ آ سکیں۔ مولوی حکیم فضل دین صاحب مرحوم اور گاہے عاجز راقم کو یا کسی اور صاحب کو امامت کے واسطے حضرت مسیح موعود......... حکم فرماتے تھے حضور خود پیش امام نہ بنتے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول......... ہمیشہ پیش امام رہے"

(ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 22، 23)

آپ کے عشق قرآن اور عشق مسیح موعود کے سلسلے میں نہایت

ایمان افروز بیان

آپ قرآن کریم کے عشق میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اسی طرح آپ اطاعت مسیح موعود کے بلند مقام پر فائز تھے اور ایسے ہی اوصاف حمیدہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد حضور کا پہلا جانشین، قائمقام اور خلیفہ آپ کو بنا دیا۔

اس سلسلے میں ایک نہایت ایمان افروز بیان یہاں نقل کیا جاتا ہے جو "تذکرۃ المہدی" سے لیا گیا ہے جس کے مصنف حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب مجھے خلیفۃ المسیح کی بارگاہ میں کئی قسم کا شرف ہے ایک تو یہ کہ آپ ہمارے مرشدوں کی اولاد میں سے ہیں اور دوسرا اس سے زیادہ شرف یہ کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود امام زمان عالی جناب مرزا غلام احمد قادیانی......... کے خلیفہ اور جانشین ہیں اور ایک یہ شرف کہ حضرت اقدس......... بار بار مجھے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تفسیر قرآن آسمانی تفسیر ہے۔

صاحبزادہ صاحب ان سے قرآن پڑھا کرو اور ان کے درس قرآن میں بہت بیٹھا کرو اور سنا کرو اگر تم نے دو تین سیپارہ بھی حضرت مولوی صاحب سے سنے یا پڑھے تو تم کو قرآن شریف سمجھنے کا مادہ اور تفسیر کا ملکہ ہو جائے گا۔ یہ بات مجھ کو حضرت اقدس......... نے شاید پچاس مرتبہ کہی ہوگی اور درحقیقت یہ عاجز اسرار قرآنی اور تفسیر کلام رحمانی سے ناآشنا اور ناواقف تھا پس میں حضرت اقدس......... کے فرمانے سے درس میں بیٹھنے لگا اور قرآن شریف سننے لگا اور پھر ایک لطف ایسا آنے لگا کہ جس کا بیان میری تحریر سے باہر ہے اور آپکی ہی برکت سے مجھے قرآن شریف کی تفہیم ہوتی گئی اور خود حضرت اقدس......... بھی مجھے پڑھایا کرتے تھے اور مطالب قرآن شریف سمجھایا کرتے تھے اور ایک شرف مجھے آپ سے یہ ہے کہ میں نے بخاری شریف کا کچھ حصہ آپ سے پڑھا ہے اور تھوڑے سے حصہ میں حضرت میر ناصر نواب صاحب مدظلہا تعالیٰ بھی میرے شریک اور ہم سبق رہے درحقیقت قرآن شریف اور بخاری شریف کے سمجھنے کا حق بعد حضرت اقدس...... نورالدین ہی کا ہے جس کا نام ہی نور دین ہو وہ نور قرآن سے حصہ نہ لے تو اور کون لے حضرت خلیفۃ المسیح کو قرآن شریف کا یہاں تک عشق و محبت ہے کہ کوئی وقت آپ کا قرآن شریف سے خالی نہیں ہے اور اندر زنانہ مکان میں جابجا قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں تا کہ دیکھنے میں دیر نہ لگے اور سستی و کسل نہ پانے ہو۔ جہاں

ہوں وہیں قرآن شریف دیکھ لیں۔ ایک دفعہ آپ فرماتے تھے کہ خداتعالیٰ جو مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں اور طلب کروں تاکہ حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں پڑھاؤں، سناؤں میں پیرزادہ ہوں صاحبزادہ ہوں صاحبزادوں میں اکثر تکبر اور غرور پیرزادگی بہت ہوا کرتی ہے۔ اور حضرت اقدس...... اس کو محسوس کر لیتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح سے بعض اوقات جو پیرزادگی کا خیال آ جاتا ہے تو مروڑ سے ہی رہتا اور حضرت خلیفۃ المسیح مجھ پر مہربانی فرماتے رہتے اور کبھی بھی اپنی زبان سے از روئے الطاف مربیانہ کچھ نہ فرماتے اور تعظیم وتکریم ہی کرتے رہتے اور حضرت اقدس...... جو آپ کی تعظیم وتکریم وتوقیر کرتے تو لامحالہ مجھے بھی کرنی پڑتی اور دل سے آپ جانتے ہیں کہ یہ صاحب زادہ ہے اس کو قرآن شریف کی خبر نہیں ہے اور درحقیقت مجھے کچھ بھی اس وقت تک خبر نہیں تھی اور کبھی کبھی زبان سے فرما دیتے کہ آیئے ذرا ہمارے درس میں بھی بیٹھا کیجئے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح ...... میری جگہ پر مجھ جیسے گنہگار کے پاس تشریف لے آیا کرتے تھے اور بعض وقت جو میں اپنی نشست گاہ پر اشعار عاشقانہ خوش الحانی سے پڑھتا اور چپ ہو جاتا تو فرماتے کہ پیر صاحب اور پڑھئے ہم تو آپ کے پڑھنے کے مشتاق ہی رہ گئے ہمیں اشتیاق میں چھوڑ کر چپ ہو گئے۔ ایک روز میں (بیت) مبارک سے زینہ کی راہ سے اترتا تھا اور کچھ عاشقانہ اشعار خوش الحانی سے پڑھتا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح زینہ کے نیچے کھڑے سن رہے تھے جب میں آپ کو دیکھ کر خاموش ہو گیا تو فرمایا پیر صاحب کیوں چپ ہو گئے ہمیں تو وجد ہی آ گیا تھا......

......ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا نورالدین کی شکل حضرت اقدس کی ہو گئی ہے یہ خواب میں نے حضرت اقدس...... کو سنایا۔ فرمایا مولوی صاحب واقعی عقیدت وارادت میں یکتا ہیں اور ہم میں فنا ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہئے صاحبزادہ صاحب مولوی صاحب کی پیروی اور اتباع کرو مولوی صاحب اسی لائق ہیں جی چاہتا ہے کہ نورالدین جیسی صلاحیت تقویٰ سب میں ہو''

(تذکرۃ المہدی ص174 تا 177)

حضرت مسیح موعود کے وصال پر آپ کی کیفیت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''جس وقت لاہور میں حضرت مسیح موعود...... فوت ہوئے اس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب اس کمرہ میں موجود نہیں تھے جس میں آپ نے وفات پائی جب حضرت مولوی صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ آئے اور حضرت صاحب کی پیشانی کو بوسہ دیا اور پھر جلد ہی اس کمرے سے باہر تشریف لے گئے جب حضرت مولوی صاحب کا قدم دروازے سے باہر ہوا اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب نے رقت بھری آواز میں حضرت مولوی صاحب سے کہا انت صدیقی۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا مولوی صاحب یہاں اس سوال کو رہنے دیں قادیان جا کر فیصلہ ہوگا۔ خاکسار کا خیال ہے کہ اس مکالمہ کو میرے سوا کسی نے نہیں سنا''

(سیرت المہدی ص14)

آپ کی خلافت پر اجماع

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ قادیان میں آپ کی زندگی کا دوسرا دور حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد شروع ہوا جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جماعت کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اب مسیح موعود...... کا ایک خلیفہ ہونا چاہئے جو حضرت مسیح موعود کا جانشین ہو کر تمام جماعت کا امام مطاع ہو۔

سب کی نگاہیں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی طرف تھیں کہ وہی مسند خلافت کے اہل ہیں اور انہی سے درخواست کرنی چاہئے کہ وہ اس عہدہ کو قبول فرما دیں پس خواجہ کمال الدین صاحب اور دیگر احباب حضرت (اماں جان) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے بھی یہی مشورہ دیا کہ حضرت مولوی صاحب کو خلیفہ بنایا جائے۔ میں پاس تھا۔ جب مولوی صاحب کو یہ پیغام پہنچایا گیا۔ اس وقت آپ نے ایک لوٹا پانی کا منگوایا اور وضو کیا اور نواب صاحب کے اس مکان میں جہاں آج کل لائبریری ہے اور حضرت فاضل مولانا مولوی شیر علی صاحب کے دفتر کا کمرہ ہے یہاں آپ نے علیحدگی میں نماز پڑھی اور سجدہ میں گر کر بہت روئے۔ اس کے بعد سب لوگ باغ میں جمع ہوئے جہاں حضرت مسیح موعود کا جسد مبارک چارپائی پر رکھا تھا وہاں ایک تحریر، جس میں آپ کی خدمت میں یہ درخواست تھی کہ عہدہ خلافت کو قبول کریں اور کہ ہم سب آپ کی اسی طرح اطاعت کریں گے جس طرح حضرت مسیح موعود کی اطاعت کرتے تھے اس پر ممبران انجمن اور دیگر اکابرین کے دستخط ثبت ہو چکے تھے۔ عاجز راقم نے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں تو چاہتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے یا کسی اور بزرگ کو خلیفہ بنایا جاتا...... تم مجھے خلیفہ بنانا چاہتے ہو تو تم کو میری اطاعت کرنی ہوگی اس پر سب نے کہا کہ ہم اطاعت کریں گے۔

پھر آپ بیٹھ گئے اور بیعت شروع ہوئی سب حاضرین نے بیعت کی۔ دعا ہوئی اور اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود...... کا جنازہ پڑھایا''

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین ص305، ص306)

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

ظفر فرنیچر مارٹ (گلیانہ) فضل الٰہی روڈ
پروپرائیٹر: منظور احمد کھوکھر کھاریاں
شوم روم ☎ PP:511983 رہائش 511244

عینکیں و چشمے و کونٹیکٹ لینز
لئیق احمد بھٹی فون: 586707

ڈیلرز: LG الومیر، سونی ٹی وی و فرج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین نیس گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس (0571) 510086-510140
رہائش 512003

رحمان کون مہندی، اٹھن فور، نوربیوٹی سوپ، پرس، بیگ کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
باہر مارکیٹ۔ مین بازار سیالکوٹ فون نمبر: 597058

کوالٹی بانس سٹور
ایوب چوک۔ جھنگ
فون دکان 0471-620988 p.p:620265

فل سیٹ۔ فکس دانت برج کراؤن۔ پورسلین ورک کیلئے
جنود ڈینٹل لیبارٹری بلاک 12 سرگودھا
فون: 713878 موبائل: 0320-5741490

رنگ وروغن کی ہر ورائٹی دستیاب ہے
مین بازار چوک امام بارگاہ شیخوپورہ
فون 04931-51378
فون: 53536 ایس ایم عارف رہائش: 54951
موبائل: 0300-9489685

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو (طالب دعا خواجہ منیر احمد)
ڈیلران:۔ فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائر کولر۔ ائر کنڈیشنرز۔ الیکٹرک اینڈ گیس اپلائنسز مشین واٹر ہیٹر۔ روم ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ سٹیبلائزرز۔ کوکنگ رینج۔ اٹلس یونیورسل۔ سپر ایشیاء کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز
خواجہ رشید اینڈ سنز
ٹرنک بازار سیالکوٹ۔ فون شوروم = (0432)586576

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
سٹار ماربل انڈسٹریز MARBLES
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

WABENG
وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس
معیار اپنایئے وقت بچایئے
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز
مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے
دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 0300-9428050

باغِ احمد میں کِھلا پھر اک تروتازہ گلاب   ”آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار“

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلیفہ خدا کا محبوب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ آسمانی تائیدات ہوتی ہیں

دینی خلافت کا مقام اور اس کی عظیم برکات

قیام توحید' استحکام دین' باہمی الفت و اتحاد اور قبولیت دعا خلافت سے وابستہ ہے

داؤد احمد عابد صاحب

خلافت کی تعریف

خلافت لغوی طور پر نیابت اور قائمقامی کو کہتے ہیں اور کسی کا جانشین خلیفہ کہلاتا ہے۔ روحانی دنیا میں نبوت کی قائمقامی کا نام خلافت ہے۔ خلیفہ وہ ہے جو اپنے انوار و برکات کے افاضہ کے لحاظ سے نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ نبی کے فرائض بجا لاتا ہے اور اس کے قائمقام کے طور پر مطاع اور واجب التسلیم ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود خلافت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 353)

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف لطیف الوصیت میں خلافت کو قدرت ثانیہ کا نام بھی دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 305)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خلافت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

خلیفہ جو آتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری رکھے پس جو کام نبی کا ہوگا وہی خلیفہ کا ہوگا۔ (انوار العلوم جلد 2 ص 24)

خلافت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے ابتدا سے ہی اپنے روحانی آسمانی نظام کو زمین پر قائم کرنے کے لئے یہی طریق جاری فرمایا کہ وہ نبی وقت کے ذریعہ اس کی اساس اور بنیاد رکھتا ہے۔ دین حق کو قائم کرتا ہے اپنی شریعت کو جاری فرماتا ہے اور پھر اس نبی کے خلفاء کے ذریعہ اس نظام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ اس دین کی اشاعت کا اہتمام کرتا ہے اور اپنی شریعت کا پورا نفاذ فرماتا ہے تمام صحیفوں اور مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ابتداء سے قائم و دائم ہے۔ سو چونکہ خلافت نبوت کا تتمہ اور تکملہ ہے اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ضروری ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبوت قائم ہو مگر خلافت کا وجود نہ ہو۔ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

عقلی طور پر بھی خلافت کا نظام نبوت کے ساتھ لازم و ملزوم ہے کیونکہ نبی جو باغ لگاتا ہے جن درختوں کی آبپاشی کرتا ہے جو لوگ اس کی آغوش میں آتے ہیں اور تربیت پاتے ہیں ان کی حفاظت اور شیرازہ بندی نبی کی وفات کے بعد بجز نظام خلافت ممکن نہیں۔

دشمن اس باغ کو اجاڑنے کے درپے ہوتے ہیں مخالفین نبی کی خیرہ کن کامیابیوں کو دیکھ کر اس امید پر دن گننے لگتے ہیں کہ نبی کی وفات کے بعد ایک بھرپور حملہ کر کے اس کے سارے کام کو خاک میں ملا دیں گے۔ پھر نبی کی وفات اس کے ماننے والوں کے لئے ایک ایسا خطرناک زلزلہ ہوتا ہے کہ بہت سے نئے ایمان لانے والے گھبرا جاتے ہیں اور بہت سے کمزور لوگ ارتداد کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ خلافت راشدہ کی ڈھال کے ذریعہ دشمنان حق کے حملہ کو پسپا کرتا ہے اور کمزور مومنوں کے لئے خلیفۂ رسول کو سپر کے طور پر قائم فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:

''اس بات کو عقل ضروری تجویز کرتی ہے کہ چونکہ الہیات اور امور معاد کے مسائل نہایت باریک اور نظری ہیں گویا تمام امور غیر مرئی اور فوق العقل پر ایمان لانا پڑتا ہے نہ خدا تعالیٰ کبھی کسی کو نظر آیا نہ کبھی کسی نے بہشت دیکھی اور نہ دوزخ کا ملاحظہ کیا اور نہ ملائک سے ملاقات ہوئی' اور علاوہ اس کے احکام الٰہی مخالف جذبات نفس ہیں۔ اور نفس امارہ جن باتوں میں لذت پاتا ہے احکام الٰہی ان سے منع کرتے ہیں۔ لہٰذا عندالعقل یہ بات نہ صرف احسن بلکہ واجب ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک نبی جو شریعت اور کتاب لے کر آتے ہیں اور اپنے نفس میں تاثیر اور قوت قدسیہ رکھتے ہیں' یا تو وہ ایک لمبی عمر لے کر آ دیں اور ہمیشہ اور ہر صدی میں ہر یک اپنی نئی امت کو اپنی ملاقات اور صحبت سے شرف بخشیں اور اپنے زیر سایہ رکھ کر اور اپنے پرفیض پروں کے نیچے ان کو لے کر وہ برکت اور نور اور روحانی معرفت پہنچا دیں جو انہوں نے ابتداء زمانہ میں پہنچائی تھی۔ او اگر ایسا نہیں تو پھر ان کے وارث جو انہیں کے کمالات اپنے اندر رکھتے ہوں اور کتاب الٰہی کے دقائق اور معارف کو وحی اور الہام سے بیان کر سکتے ہوں' اور منقولات کو مشہودات کے پیرایہ میں دکھلا سکتے ہوں اور طالب حق کو یقین تک پہنچا سکتے ہوں۔ ہمیشہ فتنہ اور فساد کے وقتوں میں ضرور پیدا ہونے چاہئیں' تا انسان جو مغلوب شبہات ونسیان ہے ان کے فیض حقیقی سے محروم نہ رہے۔ کیونکہ یہ بات نہایت صاف اور بدیہی ہے کہ جب زمانہ ایک نبی کا اپنے خاتمہ کو پہنچتا ہے اور اس کی برکات کے دیکھنے والے فوت ہو جاتے ہیں تو وہ تمام مشہودات منقولات کے رنگ میں آ جاتے ہیں' پھر دوسری صدی کے لوگوں کی نظر میں اس نبی کے اخلاق اور اس نبی کی عبادات اور اس نبی کا صبر اور استقامت اور صدق اور صفا اور وفا اور تمام تائیدات الٰہیہ اور خوارق اور معجزات جن سے اس کی صحت نبوت اور صداقت دعویٰ پر استدلال ہوتے تھے نئی صدی کے لوگوں کو کچھ قصے سے معلوم ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ انشراح ایمانی اور جوش اطاعت جو نبی کے دیکھنے والوں میں ہوتا ہے دوسروں میں وہ بات پائی نہیں جاتی۔

(شہادت القرآن' روحانی خزائن جلد نمبر 6 ص 345)

نبوت و خلافت کا یہ دائمی ربط صرف عقلاً ہی محسوس و مشہود نہیں بلکہ نقلاً بھی اظہر من الشمس ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جب ہم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں اور غور کی نگہ سے اس کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی بآواز بلند یہی فرما رہا ہے کہ روحانی معلموں کا ہمیشہ کے لئے ہونا اس کے ارادہ قدیم میں مقرر ہو چکا ہے............ پھر بعض اور آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور خداوند کریم نے یہی ارادہ فرمایا ہے کہ روحانی معلم جو انبیاء کے وارث ہیں ہمیشہ ہوتے رہیں اور وہ یہ ہیں (۔) (النور: 56) یعنی خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے (۔) وعدہ کیا ہے کہ تمہیں بھی وہ زمین میں خلیفہ کرے گا جیسا کہ تم سے پہلوں کو کیا............ ان آیات کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیوں کر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ (۔) خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا ہے اور اگر خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا تو بدیں سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابواب سعادت مفتوح رکھے کیونکہ روحانی سلسلہ کی موت سے دین کی موت لازم آتی ہے۔

(شہادت القرآن' روحانی خزائن جلد 6 ص 351 تا 353)

پس خلافت دراصل نبوت کا تتمہ ہے اور اس کے ذریعہ سے صحیح دین کی حفاظت ہوتی ہے' دین کو تمکنت حاصل ہوتی ہے' جماعت مومنین کی شیرازہ بندی اور اتحاد کا استحکام ہوتا ہے نبی کی روحانیت کا دور مختصر رہتا ہے اور سنت نبوی کا نمونہ جاری رہتا ہے۔

مقام خلافت

جب خلافت نبوت کا تتمہ ٹھہری اور خلیفہ کا وجود نبی کا قائمقام تو پھر جو تشریح و تفسیر ایک نبی کی شان کی ہو سکتی ہے وہی اس کے خلیفہ کی ہو گی۔ کیونکہ خلیفہ فی حد ذاتہ ایک آئینہ ہوتا ہے جس سے نبی کے وجود کی شعاعیں منعکس ہو کر لوگوں تک پہنچتی رہتی ہیں۔ اور وہ امور جو مشیت ایزدی کے مطابق نبی کی زندگی میں ناتمام رہ گئے تھے خلیفہ انہیں مکمل کرتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا

ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے-(-) (خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے-المجادلہ آیت 77-ناقل) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راست بازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے-لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھہ کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے-

1-اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے-

2-دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے-پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ ؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا(-) (النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے- ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے-

(الوصیت' روحانی خزائن جلد 20 ص 304)

حضرت مسیح موعود کے اس اقتباس سے جو بات بڑی وضاحت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے- اور اسے خود اپنے ہاتھ سے مومنوں کی جماعت میں کھڑا کرتا ہے- اسی لئے حضرت مسیح موعود نبوت کو قدرت اولیٰ اور خلافت کو قدرت ثانیہ کا نام دیتے ہیں جو کہ در حقیقت خدا تعالیٰ کی قوت اور قدرت کا اظہار ہے- اور در حقیقت یہی وہ مقام ہے جو خلافت کا مقام ہے جو حضرت مسیح موعود کے ارشاد سے بین ہے- اور اسی بات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یعنی جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ لوگوں میں بہت اختلاف دیکھیں گے' ایسے وقت میں تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی پیروی کرو- اس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا- اور اس پر پوری قوت سے جم جانا-

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 127)

بلکہ ایک اور جگہ تو آپ ﷺ نے فرمایا:-

یعنی اگر ان آنے والے ایام میں تو دیکھے کہ زمین میں خلیفۃ اللہ موجود ہے تو اس کی متابعت اور مصاحبت اختیار کرنا خواہ اس کی پاداش میں تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور مال لوٹ لیا جائے-

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 40)

خلفائے حضرت مسیح موعود کے اقوال

☆حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں "خدا نے مجھے جس کام پر مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا- اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا- خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا- (خطبات نور صفحہ 419)

پھر فرمایا:- مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے-

(البدر جولائی 1912ء)

☆حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو مٹا سکے-

(انوار العلوم جلد دوم ص 59)

پھر فرمایا:- اگر نبی کو ایک شخص بھی نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا' وہ نبی ہی رہتا ہے یہی حال خلیفہ کا ہے اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہی فرع کا ہے- خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنتا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو وہ خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دنیا اس کی دشمن ہو-

(منصب خلافت' انوار العلوم جلد دوم ص 54)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے' لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں- وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے- (الفضل 17 / مارچ 1967ء)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ........... اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا- جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں' اور کوئی دشمن آنکھ' کوئی دشمن دل' کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی- اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی- جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمائے ہیں- (الفضل 28 / جون 1982ء)

برکات خلافت

جماعت احمدیہ برکات خلافت پر ایک شاہد ناطق ہے- وہ شخص جو تن تنہا کھڑا ہوا- ایک گمنام بستی میں پیدا ہونے والے اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اصلاح زمانہ کے لئے مامور فرمایا- اس کے ذریعہ ایک بیج لگایا مگر اس کی وفات جو کہ ایک الٰہی سنت اور اٹل حقیقت ہے کہ بعد بھی اس درخت کا روز افزوں پھیلنا اور اس شجر سایہ دار کے سایہ تلے روز بروز نئے سے نئے ممالک کا پناہ لیتے جانا سوائے خلافت کے کسی طور ممکن نہ تھا- چنانچہ 23 مارچ 1889ء سے آج کے دن تک ایک وجود سے اس جماعت کا 17 کروڑ کے ہندسے تک پہنچ جانا خلافت کی برکت کا زندہ نشان ہے-

جماعت احمدیہ مبایعین کا ہر دن خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے طفیل پہلے سے بڑھ کر تاباں اور روشن تر ہے- ہم آج اگر قرآن کریم کی عدیم المثال خدمت اس کے تراجم کی صورت میں کر پا رہے ہیں تو یہ کس سبب سے ہے- آج اگر ہم سو سے زائد زبانوں میں احادیث نبویہ کے ذریعہ سے پیغام حق لوگوں تک پہنچا رہے ہیں تو اس کا کیا سبب ہے- آج ہم پونے دو سو ممالک میں بھرپور دعوت الی اللہ کی توفیق پا رہے ہیں تو اس عدد تک ہمیں خدا کے فضل سے لے جانے والا وجود کون ہے- اور آج ہم گھڑی کی سوئیوں کے ساتھ ساتھ دن کے چوبیس گھنٹے تصویر و آواز کے ساتھ ایک بالکل نئے انداز سے پیغام حق زمین کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں تو کیونکر- یہ سب اس وجود کے سبب سے ہے جسے خدا نے خود اپنے ہاتھ سے کھڑا کیا ہے اس وجود کو آپ نور کا نام دے دیں یا وہ محمود الصفات ہو خواہ اسے آپ ناصر دین کہہ لیں یا وہ طاہر و مسرور ہو کچھ بھی نام ہو وہی ہے جسے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری رہنمائی کے لئے بھیجا اور یہ نوید سنائی کہ یہ نعمت جو بے بدل ہے انمول ہے یہ برکتوں بھری وہ زنبیل ہے جو خزانے لٹاتی جائے گی اور قیامت تک اپنا دامن برکتوں سے بھرے برکتیں لٹاتے آپ کے ساتھ رہے گی-

قیام توحید

خلافت کا وجود توحید باری تعالیٰ کے نور کے اظہار کے لئے ایک ریفلیکٹر کا کام دیتا ہے جبکہ نبوت ایک طاقچہ یا چمنی کے مقابل ہے- یوں اگر نبوت توحید باری تعالیٰ کے عقیدہ کی محافظ اور اس کی لو میں کمی نہ آنے دینے کا سبب ہے تو خلافت اس نور کو چاردانگ عالم میں پھیلانے میں ممد و معاون ہے- اسی بات کو خدا تعالیٰ نے سورۃ نور میں ہی کہ جس میں آیت استخلاف آئی ہے یوں بیان فرمایا ہے- کہ

خدا تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے- اس کے نور کی مثال اس طاقچے کی سی ہے جس میں ایک دیا ہو اور یہ دیا ایک شیشے میں دھرا پڑا ہو اور یہ شیشہ ایسا ہو کہ گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ جو اپنا ایندھن ایک ایسے درخت سے پاتا ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی..........

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء کا افتتاح کرتے ہوئے یہ پرشوکت اعلان فرمایا-

دنیا بھر کے امن کا راز توحید کی طرف لوٹنے میں ہے اور دنیا بھر کو امن کی طرف بلانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے.......... انشاء اللہ ہم اللہ کے نام کو ساری دنیا میں پھیلا کر دم لیں گے- (الفضل 2 / اگست 1992ء)

تمکنت دین

خلافت کی دوسری بڑی برکت تمکنت دین ہے- خلافت کا جب آغاز ہوتا ہے تو حالات انتہائی نامساعد ہوتے ہیں کیونکہ مخالفین یہ سمجھتے ہیں کہ وہ نبی جس کی مخالفت پر وہ کمربستہ تھے اور جس کی شبانہ روز ترقیوں نے ان کی راتوں کی نیند اور دن کا قرار چھین لیا تھا اب داعی اجل پر لبیک کہتے ہوئے اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملا ہے تو ان کے راستے کا کانٹا ختم ہوا اب اس نبی کی قائم کردہ جماعت چند ساعتوں کی مہمان ہے جس کا شیرازہ از خود بکھرنے کو ہے- یہیں تک بس نہیں بلکہ بہت سے کمزور دل ضعیف الایمان ایسے حالات میں ارتداد اختیار کر بیٹھتے ہیں مگر ان تمام حالات اور ان کی سنگینیوں کے باوجود خدا تعالیٰ مومنوں کی جماعت سے ہی ایک وجود کو کھڑا کرتا ہے اور اس کی تائید و نصرت کرتے ہوئے دین کو اپنی تمکنت میں اس مقام پر لا کھڑا کرتا ہے کہ دشمن اپنے حسد اور مخالفت کی آگ میں جل کر خود ہی خاکستر اور نابود ہو جاتا ہے- اور مومنوں کی قوت ایمانی کو دیکھ کر وہ حسرتوں اور ناکامیوں کا منہ دیکھتا دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے- آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کو جنہیں اس نے خلافت سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے ان کے لئے ان کے اس دین میں تمکنت بخشے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے-

خوف کا امن سے بدلنا

رسالہ الوصیت میں بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے خوف کی ان حالتوں کی وضاحت گزشتہ صفحات میں کی جا چکی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر نبی کی وفات کے بعد خلافت کا نظام نہ ہو تو قوم بھیڑوں اور بکریوں کی طرح منتشر ہو جائے اور چند دنوں میں

بھیڑیوں کا تر نوالہ بن جائے- یہ خلافت ہی ہے جو کمزوروں کو شاہین بنا دیتی ہے' اور یہ خلافت ہی ہے کہ خواہ اس کے پاس کوئی ظاہری دنیاوی طاقت نہ بھی ہو لیکن اگر دنیا کی طاقتیں اور حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں تو پاش پاش ہو جائیں-

لیکن اگر خلافت نہ رہے تو حالت کیا ہوتی ہے مولانا ابوالکلام آزاد کی زبانی سنتے ہیں:-

فرماتے ہیں" مسلمانوں کی قومی زندگی و عروج کا اصلی دور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی' مادی و معنوی' اعتقادی و عملی زندگی پر اجتماع و ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور ان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد اسی دن پڑی جب اجتماع و ائتلاف کی جگہ اشتات و انتشار کی نحوست چھائی شروع ہو گئی ابتداء میں ہر مادہ مجتمع تھا' ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی' ہر چیز بندھی ہوئی تھی- لیکن بتدریج تفرقہ و انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بندھن کھلا' ہر جماؤ پھیلا' ہر ملی جلی اور اکٹھی طاقت الگ الگ ہو کر منتشر اور تتر بتر ہو گئی............

اجتماع و ائتلاف کی یہ حالت حضرت علی علیہ السلام پر ختم ہو گئی اس کے بعد سے اشتات و انتشار کا دور شروع ہوا............ جس نے فی الحقیقت امت کا تمام نظام شرعی دراصل درہم برہم کر دیا خلافت خاصہ کے بعد یہ ساری یکجا قوتیں الگ الگ ہو گئیں-

(مسئلہ خلافت ص 17)

گویا خلافت سے خوف کی حالت امن میں بدل جاتی ہے۔

خوف کی حالت کے امن میں بدلنے کے واقعات کی ہماری تمام جماعت حتیٰ کہ بچے بھی گواہ ہیں- 1934ء کے فسادات ہوں یا 53ء اور 74ء کے نامسد حالات اور 1984ء کا مطلق العنان ظالم حکمران ہو کچھ بھی ہو مصائب کی جتنی آندھیاں بھی چلیں جماعت خداتعالیٰ کے فضل سے خلافت کی برکات کے زیر سایہ نہ صرف متحد رہی بلکہ ہر مشکل اور کڑے وقت نے جماعت کو غیر معمولی ترقیات کے تحائف دیئے اور یہ سب خلافت کی برکت کے طفیل ہوا- حضرت مصلح موعود نے کیا خوب کہا کہ

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

دینی معاشرے کا قیام

خلافت قومی وحدت اور ملی شیرازہ بندی کا واحد ذریعہ ہے اور یہی مرکزیت اور تنظیم کا محور ہے- اور وہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور اس کے گرنے پر بیٹھ جائے وہ دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے- اور اگر امام نہ رہے تو قوتیں پراگندہ ہو جاتی ہیں-

حضرت حطلہ الکاتب نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب لوگ فتنوں میں مصروف تھے یہ شعر کہے-

ترجمہ: یعنی مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے- لیکن اگر وہ چلی گئی تو مسلمان ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے- اور ازاں بعد انتہائی ذلت کا انہیں سامنا ہو گا- اور یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے جو کہ سب کے سب راہ حق سے بھٹک چکے ہیں-

(تاریخ ابن اثیر جلد نمبر 2 ص 123)

اسی لئے علامہ اقبال نے کہا تھا کہ

تا خلافت کی بنا دنیا میں پھر ہو استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اتحاد بین المومنین کا واحد ذریعہ خلافت ہے اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ڈھال ہوتا ہے اس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے-

قرب الٰہی

خلیفہ وقت بلا شبہ لوگوں کے درمیان خداتعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے- اسی وجہ سے اس کے مفوضہ امور میں سے سرفہرست لوگوں کو خداتعالیٰ کی راہ دکھلانا اور اس کا مقرب بندہ بننے میں ان کی رہنمائی کرنا ہے-

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں-

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ کیا شئے ہے جس کی طرف میں آپ لوگوں کو بلاتا ہوں اور وہ کونسا نکتہ ہے جس کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں- سنو! وہ ایک لفظ ہے- زیادہ نہیں صرف ایک ہی لفظ ہے اور وہ "اللہ" ہے- اسی کی طرف میں تم سب کو بلاتا ہوں اور اپنے نفس کو بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں- اسی کے لئے میری پکار ہے اور اسی کی طرف جانے کے لئے میں بگل بجاتا ہوں پس جس کو خداتعالیٰ توفیق دے وہ آئے اور جس کو خداتعالیٰ ہدایت دے وہ اسے قبول کرے-

(انوار العلوم جلد دوم ص 234)

قبولیت دعا

دعا مومنوں کا سب سے بڑا ہتھیار ہے اور اس کی قبولیت خلافت کی عظیم برکات میں سے ایک ہے- خلیفہ وقت غلبہ دین اور اپنے متبعین کی بھلائی کے لئے ہر وقت دعا گو رہتا ہے- اور اس کی دعائیں خداتعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا رنگ رکھتی ہیں- ہم سو رہے ہوتے ہیں اور خلیفہ وقت ہمارے لئے جاگ رہا ہوتا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا وہ واقعہ تو زبان زد عام ہے جس میں ایک صاحب نے بتایا تھا کہ ان کی بیوی زچگی کی حالت میں ہے اور حالت بہت نازک ہے- آپ نے کمال شفقت سے نہ صرف دوا تجویز فرمائی بلکہ فرمایا کہ جاؤ میں دعا بھی کرتا ہوں- خداتعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی دوا اور دعا میں برکت ڈالی اور زچگی کی مشکل حالت فوراً نارمل ہو گئی' اور بچہ پیدا ہو گیا- صبح جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول نماز کے لئے بیت میں تشریف لائے تو ان صاحب کو بیت میں موجود پایا پوچھا کہ زچہ کا حال ہے تو معلوم ہوا کہ دوا کھلاتے ہی خداتعالیٰ کا فضل ہوا اور ولادت ہو گئی- حضور نے فرمایا کہ کاش تم نورالدین کو بھی خبر دے دیتے تا کہ وہ بھی رات کو سو لیتا-

آپ فرماتے ہیں-

میں (بوجہ بیماری) سجدہ نہیں کر سکتا' پھر بھی سجدہ میں تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں- میں نے تمہاری بھلائی کے لئے بہت دعائیں کی ہیں-

(البدر 26 جنوری 1911ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں-

"اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیوں کہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے-" (انوار العلوم جلد دوم ص 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں-

بعض دفعہ ایسے بھی حالات آتے ہیں کہ خلیفہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کر رہا ہوتا ہے جیسے 1974ء کے حالات میں دعائیں کرنا پڑیں' میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا تھا- کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے-

(الفضل 21 مئی 1978ء)

طالب دعا: نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی' مدراسی' اٹالین' سنگاپوری' اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
E-mail fineart_jewellers@hotmail.com

Importers & Exporters feel Free To Contact us
We are manufacturers of Leisure Sportswear;ie Track suits, Soccer, Golf, Base Ball, Boxing, Karate & Cricket Uniforms, Rainwear,working wear,polo shirts,Jackets, Wallets & Belts.
Remys INTERNATIONAL
Street#2Deputy Bagh Bank-Road, Sialkot Pakistan
Tel:+92-432-594642
Fax:+92-432-594822
Email:remysint@hotmail.com

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ' مدراسی سنگاپوری' اٹالین بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے تشریف لائیں-
نیو احمد جیولرز
گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
NAJ
طالب دعا: محمد احمد توقیر
فون دکان 0432-587659
فون رہائش 586297-589024 موبائل (0303)7348235

احمد پیکجز
آؤٹ ڈور ایڈورٹائزر
فون آفس 051-5478737
موبائل 0320-4924412

چوہدری ہوزری سٹور
بنیان' جراب' تولیہ اور جرسیوں
کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد۔
فون: 619421

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1- مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1- ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

طالب دعا: انصر کلیم' عرفان فہیم
انصر سٹیل
لوہا مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
فون آفس 7641202-7641102 فیکس 7632188
E-mail:imran@worldsteelbiz.com.pk

All Kinds of Leather Goods
Specialist in Gloves OF All Kinds
MANUFACTURERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P.O Box 877 Sialkot 51310 Pakistan
Management and Production obsessed by Quality
Tel: Off (0432) 593756, Fac:(0432)267115 Res: (0432) 591744, FAx:(0432) 592086,
Cable: BILLOO SIALKOT
Web site: www.billooco.com. E.mail:- billoo@gjr.Paknet.com.pk.

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
ST
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6- بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان فون 2877085 فیکس 826934

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-213699 گھر 211971

فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
اعلیٰ معیار کا رائٹنگ' پرنٹنگ' آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے۔
الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی۔ کیپٹ روڈ۔ لاہور فون 7210154-7230801
طالب دعا= ملک منور احمد
Email:omertiss@shoa-net

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
سیخ و شامی کباب' چکن تکہ کے ساتھ اب
نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر
پروپرائیٹر: محمد اکبر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212041

ZIA GARMENTS & VARIETY CENTRE
ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY

Mohammad Saleh & Sons
Shop No. D-1, G-286,
Five Brother Plaza, China Market,
Gordon College Road, Rawalpindi.
: 5542186

کپاس، گندم، برسیم کے اعلیٰ وصحت مند بیج
فضل سیڈز: بیج کپاس، بیج گندم، بیج برسیم۔
اعلیٰ وصحت مند گورنمنٹ کا تصدیق شدہ بیج دستیاب ہے
نیز زرعی ادویات کی ترسیل بھی کی جاتی ہے
الحمد سیڈ کارپوریشن
گلی 8 حیات آباد کالونی چیچہ وطنی (ساہیوال)
طالب دعا: چوہدری نصیر احمد
فون آفس 0445-482801

طالب دعا: عبدالشکور اطہر
مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ' کرافٹ لائنز فائل کارڈ
اینڈ فینسی کارڈ
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
واقع 10 کلو میٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری

خلافت کے ذریعہ توحید الٰہی کا قیام

خداتعالیٰ کے جتنے بھی انبیاء اور مرسلین دنیا میں مبعوث ہوئے ان کا بنیادی کام یا مقصد حیات یہی تھا کہ بنی نوع انسان کو ایک ایسے خدا کی خبر دی جائے جو اپنی ذات میں اور صفات میں واحد و یگانہ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم اس حقیقت کو انبیاءؑ کی زبانی بار باران الفاظ میں دہراتا ہے۔

ترجمہ: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

(سورۃ الاعراف 66:7)

حضرت مسیح موعود نے بھی اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

''نجات حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خداتعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کرے اور نہ صرف یقین بلکہ اطاعت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائے اور اس کی رضامندی کی راہوں کو شناخت کرے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ یہ دونوں باتیں محض خداتعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتی آئی ہیں۔ پھر کس طرح یہ لغو خیال ہے کہ ایک شخص توحید رکھتا ہو مگر خداتعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا وہ بھی نجات پائے گا۔ اے عقل کے اندھے اور نادان! توحید بجز ذریعہ رسول کے کب حاصل ہو سکتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 127)

پس خداتعالیٰ اپنے انبیاء کے ذریعہ دنیا میں اپنی وحدانیت اور یکتائی کو اس شان کے ساتھ قائم فرماتا ہے کہ مشرکانہ زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ پھر جب انبیاء علیہم السلام اپنی طبعی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں تو یہ مقدس فریضہ ان کے جانشینوں اور خلفاء کے سپرد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سورہ نور کی آیت استخلاف میں جو خلافت کا وعدہ کیا گیا ہے اس میں خلیفہ کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ:

وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کریں گے۔ (سورۃ النور 56:24)

گویا وہ خاص موحد ہوں گے اور شرک کے شدید دشمن ہوں گے۔ جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ خلافت کی بہت بڑی ذمہ داری اور برکت یہ ہے کہ نبی کے ذریعہ جو توحید الٰہی کا بیج بویا جاتا ہے وہ اس کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اس کی کامل نگہداشت کرتے ہیں اور دوسروں کے دلوں میں اس عقیدہ کو اس قدر راسخ کر دیتے ہیں کہ وہ دوبارہ شرک کی طرف مائل نہ ہو سکیں۔ وہ خود بھی توحید کے پرستار ہوتے ہیں اور مومنین کو بھی اس کا پرستار بنا دیتے ہیں۔ وہ نہ خود کسی غیراللہ کے سامنے جھکتے ہیں نہ مومنین کو جھکنے دیتے ہیں۔

توحید کے سب سے بڑے علمبردار ہمارے آقا و مولیٰ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ نے توحید کی عظمت اور فضیلت اس قدر دلوں میں بٹھا دی کہ توحید ہی دین کا مغز اور خلاصہ بن گئی۔ توحید ہی کا دوسرا نام دین ہے۔ اور توحید ہی دین کا مظہر، شعار اور اس کی صداقت اور حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''توحید کی عظمت دلوں میں بٹھانے کے لئے ایک بزرگ نبی ملک عرب میں گزرا ہے جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ تھا۔ خدا کے اس پر بیشمار سلام ہوں۔''

(ضمیمہ رسالہ جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 27)

حضرت ابوبکرؓ کا کارنامہ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپؐ کے بعد خلفاء راشدین نے جس جوانمردی، نور بصیرت اور عزم و ہمت کے ساتھ توحید کے علم کو بلند کیا اور اس کی حقیقت کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنے کی کوشش کی وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

آنحضرت ﷺ کی جب وفات ہوئی تو صحابہؓ پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ وہ گھبرا گئے اور ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھے کہ آپؐ وفات پا گئے ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ پر بھی اتنا اثر تھا کہ آپ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جو کہے گا کہ آنحضرت ﷺ وفات پا گئے ہیں میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ ایسے وقت میں توحید کا علم بلند کرنے والا کون تھا؟ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے جن کو خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بعد پہلا خلیفہ منتخب ہونے کی سعادت بخشی۔ جب آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی وفات کی خبر ملی تو آپؓ سیدھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس حجرہ میں تشریف لے گئے جہاں آپؐ کا جسد مبارک تھا اور آپؐ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھا کر کہا کہ آپؐ فی الواقع فوت ہو گئے ہیں اور اپنے محبوب کی جدائی کے صدمہ سے آپؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپؓ نے جھک کر آپؐ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر کبھی دو موتیں وارد نہیں کرے گا۔ پھر سیدھے اس طرف گئے جہاں صحابہ کرام جمع تھے اور فرمایا:

یعنی اے لوگو! سن لو جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یاد رہے کہ وہ اللہ اب بھی زندہ ہے اور فوت نہیں ہوا۔

(صحیح بخاری۔ باب مناقب ابوبکرؓ)

پھر قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اور محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے؟ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائے وہ اللہ کا ہرگز کچھ نقصان نہیں کر سکتا۔ اور اللہ شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دے گا۔ (سورہ آل عمران 145:3)

اس پر حضرت عمر فاروقؓ اور باقی صحابہ کرامؓ کو یقین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ اور زندہ جاودانی صرف ایک ہی ذات ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ باقی سب مخلوق فنا ہونے والی ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کے بعد یہ خلافت ہی تھی جس نے توحید کا نعرہ اس رنگ میں بلند کیا کہ حضرت عمر فاروقؓ جیسے بہادر و جری انسان کو بھی اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

قیام توحید اور جماعت احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے بعد خداتعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے نظام کو قدرت ثانیہ کی شکل میں قائم فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے خلفاء نے اس ارشاد خداوندی کو جس رنگ میں پورا فرمایا ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد کے ذہن میں خداتعالیٰ کی توحید اور اس کی وحدانیت کو اس انداز میں ذہن نشین کرا دیا ہے کہ اس کی برکت سے آج خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد اس یقین محکم پر قائم ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کا کوئی حاکم، دنیا کا کوئی جابر اس جماعت کو مٹا نہیں سکتا اور وہ نہ صرف خود توحید کامل پر یقین رکھتے ہیں بلکہ اکناف عالم میں آج وہی توحید خالص کے علمبردار ہیں اور اس کے قیام کے لئے تن من دھن کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔

2 اگست 1993ء کو اس حقیقت کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

''میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی.......... میں جانتا ہوں کہ اس زمانے میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانے والی ساری قربانیاں ایک طرف کر دیں تو اس کے مقابلہ پر ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جا رہی.......... خدا کی قسم آج آپ ہی تو ہیں جو توحید کے لئے ایسی قربانیاں پیش کر رہے ہیں..........

..........پس ہم توحید کے محض دعویدار نہیں ہیں ہم توحید کو اپنے اعمال میں جاری کر چکے ہیں۔ آج ایک ہم ہی تو ہیں جو توحید کے نام پر ہر قسم کے ابتلاء میں مبتلاء کئے گئے اور ہر ابتلاء سے ثابت قدم باہر نکلے ہیں۔ اسی کا نام قدم صدق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو قدم صدق عطا فرماتا رہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 نومبر 1993ء)

یہاں ایک طرف تو شرک اور بدعت کا زور ہے۔ قبر پرستی اور مردہ پرستی کو فروغ مل رہا ہے۔ وہاں ایک جماعت احمدیہ ہے جو قدرت ثانیہ کے ظہور کی برکت سے اس قسم کی لغویات اور مشرکانہ خیالات و اعمال سے محفوظ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہ احمدؐ مختار ہیں

چنانچہ خلفاء احمدیت نے اپنے اپنے وقت میں جس رنگ میں توحید الٰہی کے مضمون کو جماعت احمدیہ کے افراد کے ذہنوں میں راسخ کرنے کی کوشش کی ہے اس کا کچھ ذکر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین تھے۔ آپ قرآن کریم کے عاشق صادق تھے۔ چنانچہ 17 جنوری 1902ء کو درس القرآن کے دوران احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''اللہ جل شانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس سے محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اس کی عبادت کرو۔ اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع، محبوب، مطلوب، امیدوں کا مرجع نہ ہو۔ اللہ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں، سلاطین ہوں، امراء ہوں، ضرورتیں ہوں، غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس خداتعالیٰ کی اطاعت، عبادت، فرمانبرداری، تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی اور شئے محبوب، مقصود و مطلوب اور مطاع نہ ہو۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25 جولائی 1993ء)

حضرت حکیم مولانا نورالدین کی وفات کے بعد جب حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے اپنی خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ پر 28 دسمبر 1914ء کو جو تقریر فرمائی اس میں بڑے زوردار الفاظ میں جماعت کو توحید الٰہی پر قائم ہونے اور شرک سے کلیۃً اجتناب کی تلقین کی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

''میں تمہیں بڑے زور سے بتلاتا ہوں کہ دنیا میں لوگ خداتعالیٰ سے غافل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس سے بڑھ کر خوبصورت، اس سے بڑھ کر محبت کرنے والا، اس

سمارٹ الیکٹریکل انٹر پرائزز
P-A سسٹم - سیکیورٹی سسٹم - C.C.T.V - سیٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5 - بلاک D/12 جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

زکریا سٹیل
33- میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر سی-آر-سی-جی پی-ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس 7650510-7658876-7658938-7667414

BOOK POINT
Commercial Area
Chaklala Scheme NO 3
Rawalpindi Ph.5504262
Prop: Syed Munawwar Ahmad

امپورٹڈ 'ورائٹی' مدراسی 'سنگا پوری بحرینی، اٹالین، بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے
مبارک جیولرز
عابد جیولرز
مین بازار ڈسکہ
فون دکان: 04341-613871
رہائش: 612571
موبائل: 0300-6405169

ڈیلرز:- فاسفورک ایسڈ - سلفیورک ایسڈ - ہائیڈرو کلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں - مینو فیکچررز - نائٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ - گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
طالب دعا :- چوہدری اعجاز احمد وڑائچ - چوہدری ندیم احمد وڑائچ

خدمتِ خلق اور رزقِ حلال
زرِ مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کاری چوبی ٹیبل ڈیزائن گوگیشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان
احمد مقبول کارپٹس
آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

ایم موسیٰ اینڈ سنز
M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB 1901
پروپرائیٹرز: مظفر احمد ناگی - طاہر احمد ناگی
ڈیلرز:- ملکی و غیر ملکی BMX+MTB
بائیسکل اینڈ بی بی آرٹیکلز
27- نیلا گنبد لاہور
فون: 7244220

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناناؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا - میاں عباس علی، میاں ریاض احمد - میاں تنویر اسلم

ISO 9002
CERTIFIED
خالص تیل اور سرکہ میں تیار
شیزان کے مزے مزے کے چٹخارے دار اچار

اب ایک کلو کے گھریلو پلاسٹک جار اور ایک کلو اکانومی پلاسٹک کی تھیلی میں بھی دستیاب

Healthy & Happier Life
PURE FRUIT PRODUCTS Shezan
اس کے علاوہ
کمرشل پیک، اکانومی پیک،
فیملی پیک اور ٹیبل پیک
میں بھی دستیاب ہے

Largest Processors of Fruit Products In Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروز پور روڈ - مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے - مظفر محمود فون آفس 32-7572031
رہائش D/142 ماڈل ٹاؤن لاہور

تمام ایئر لائن کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں -
اور انٹرنیشنل ہوٹل ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں
طاہرا ایکسپریس انٹرنیشنل
بیول پلازہ فضل الحق روڈ - بلیو ایریا - اسلام آباد
فون آفس 051-2275738-2275757-2201277

LIBRA
Institute of Information
Technologies Hardware
Software Consultancy,
Management & Training
11- WARRIACH PLAZA,
F-10 MARKAZ, ISLAMABAD.
TEL: 0092-51-2292396,
FAX: 0092-51-2292396
Email: Libra@isb.comsets.net.pk

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ فون - 214750
اقصیٰ روڈ فون - 212515
SHARIF
JEWELLERS

سے بڑھ کر پیارا اور کوئی نہیں ہے- تم لوگ اگر پیار کرو تو اس سے کرو محبت لگاؤ تو اس سے لگاؤ' ڈرو تو اس سے ڈرو' خوف کرو تو اس سے کرو- اگر وہ تمہیں حاصل ہو جائے تو پھر تمہیں کسی چیز کی پرواہ نہیں رہ جاتی اور کوئی روک تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکتی-''

(برکات خلافت' صفحہ 110)

پھر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''صرف ایک ہی اللہ ہے- اگر کوئی سمجھے کہ اس کو چھوڑ کر اور کسی کو تلاش کر لو تو ایسا نہیں ہو سکتا- کیونکہ اللہ ایک ہی ہے دو نہیں' تین نہیں' چار نہیں اور ہزاروں نہیں- جب ایک ہی اللہ ہے تو اس کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے-''

(برکات خلافت' صفحہ 111)

پھر شرک کی تردید کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

''اس سے بڑھ کر میں ایک اور بات بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ انسان کو چاہئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے- اللہ ایک ہے- میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی احمدی مشرک نہیں ہے- اللہ تعالیٰ نے ان کو موحد بننے کی توفیق دی ہے- اس لئے مجھے یہ تو ڈر نہیں کہ کوئی احمدی قبروں کے آگے سجدہ کرے گا یا خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کا دامن پکڑنے کی کوشش کرے گا- باقی دنیا نے تو دین کو چھوڑ دیا ہے- گو تم وہ جماعت ہو جس نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے- پھر خدا تعالیٰ نے اس جماعت سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں اسے بڑھاؤں گا- اور یہ ایک برگزیدہ جماعت ہے- اس لئے اس جماعت کے متعلق صریح شرک کا احتمال نہیں کیا جا سکتا''-

(برکات خلافت' صفحہ 111)

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب اپنی ابتدائی زندگی سے ہی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنے کا جذبہ اپنائے ہوئے تھے- چنانچہ آپ نے فرمایا:

''میں ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا مجھ سے پیار کرتا ہے- اس لئے نہیں کہ میں کچھ ہوں- میں ایک عاجز ترین انسان ہوں- بلکہ اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے عظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں-''

(دورہ مغرب' صفحہ 345)

اس ضمن میں محترم ثاقب زیروی صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب فرقان فورس کشمیر میں محاذ پر خدمات سرانجام دے رہا تھا تو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ مجھے محاذ جنگ میں بربط کی پہاڑیوں پر جانے کا موقع ملا- وہ کہتے ہیں کہ بھمبر سے سوکھا تالاب جاتے ہوئے راستہ میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ جو گائیڈ ہمیں راہنمائی کے لئے دیا گیا تھا وہ چلتے چلتے ایک دم ایک جگہ بیٹھ کر اپنا دایاں ٹخنہ پکڑ کر کراہنے لگا- حضور جو چند قدم پیچھے تھے فوراً بھاگ کر اس کے پاس پہنچے- معلوم ہوا کہ اسے بچھو نے ڈس لیا ہے- حضور نے اسے تسلی دی اور اس کے سامنے بیٹھ کر بسم اللہ اور ھوالشافی پڑھ کر اس کے ٹخنے کو سہلانے لگے- یہ عمل کوئی دو تین منٹ جاری رہا- اس کے بعد اس شخص کے چہرے پہ رونق ابھرنے لگی- یہاں تک کہ وہ ہشاش بشاش اچھل اچھل کر کھڑا ہو گیا اور قافلہ پھر روانہ ہو پڑا- حضور آگے آگے تھے اور ہم دونوں پیچھے پیچھے تھے کہ اس نے مجھ سے کہا آپ کے صاحب تو بڑے کرنی والے ہیں- یہ گفتگو آپ نے سن لی اور فوراً مڑ کر ہمارے پاس آئے اور گائیڈ سے مخاطب ہو کر فرمایا: دیکھو اس میں کسی کرامت کا دخل نہیں ہے- اگر چاہو تو میرے جیسے کرنی والے تم بھی بن سکتے ہو- بس اتنا کیا کرو کہ جب آموں کا بور آ جائے تو موسم میں اس بور کو اچھی طرح اپنے ہاتھوں میں رگڑ رگڑ کر مل لیا کرو- اس بور کا کم از کم ایک سال بھر اثر ضرور رہتا ہے- پھر ہنس کر فرمایا کہ ایسا کرنے کے بعد تم بھی میری طرح کے کرنی والے بن جاؤ گے- اس وضاحت و نصیحت کے بعد جب ہم نے اپنا سفر شروع کیا تو مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ثاقب! یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے- شرک ہمیشہ باریک در باریک راہوں سے انسانی جذبات و محسوسات پہ وار کرتا ہے- اسے اس کا موقع نہیں دینا چاہئے- اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ فوراً ہی اسے بتا دوں کہ یہ تاثیر دراصل اللہ تعالیٰ نے اس بور میں رکھ دی ہے- بور والے ہاتھ زخم پر پھیرنے سے بچھو' بھڑ اور بچھوتک کا درد اور زہر خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد دور ہو جاتا ہے- عطائی اور فریب کار اس کو معجزہ کے طور پر پیش کر کے ہی جہلاء کو لوٹتے ہیں-

(روزنامہ الفضل ربوہ- خلیفۃ المسیح الثالث نمبر صفحہ 67)

پھر جب آپ کو خدا تعالیٰ نے منصب خلافت پر متمکن فرمایا تو خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی وحدانیت پر یقین میں مزید پختگی' گہرائی اور شدت پیدا ہوتی گئی اور خدا تعالیٰ کی ہستی پہ آپ کو ایسا کامل یقین تھا کہ اس کے مقابل پہ آپ کسی اور کو ذرہ بھر بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے- چنانچہ آپ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں-

''خدا کی عجب شان ہے کہ جب 1971ء کے شروع میں گھوڑے سے گرا اور علاج کے کئی مراحل سے مجھے گزرنا پڑا تو اس سے میرے گھٹنے اکڑ Stiff گئے- ایک ڈاکٹر صاحب مجھے کہنے لگے کہ یہ تو اب ٹھیک ہو ہی نہیں سکتے- میں نے کہا کہ میں نے تمہیں خدا کب مانا ہے- میں تو اللہ کو مانتا ہوں اور اس پر بھروسہ رکھتا ہوں جو قادر مطلق ہے- اس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ تکلیف دور ہو گئی- فالحمد للہ علیٰ ذالک-'' (روزنامہ الفضل ربوہ- 2 مارچ 1980ء)

پھر آپ اپنے رب پر بھروسہ کر کے فرماتے ہیں:

''آج میں تم کو بتاتا ہوں کہ مجھے دنیا کے کسی سہارے کی ضرورت نہیں اور اسی پر میرا توکل ہے- میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس صدی میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کا پیار قائم ہو گا-''

(خطاب جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1980ء)

18 جولائی 1980ء کو بیت فرینکفورٹ میں خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا:

''بنیادی حقیقت اس کائنات کی توحید باری تعالیٰ ہے- اس کو چھوڑ کر اس کو ناراض کر کے ہم کہاں جائیں گے- انسانوں کی پرواہ نہ کرو- انسان کی حقیقت ہی کیا ہے- اور ایک ایٹم' ایک ذرہ پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں ہے- اس لئے بجز خدا کے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیشہ مسکراتے رہو- صرف خدا سے ڈرو اور ہمیشہ اس فکر میں رہو کہ وہ کہیں ناراض نہ ہو جائے''-

(دورہ مغرب' صفحہ 134)

پھر آپ نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں بیت الذکر کے افتتاح کے موقع پر ایک نہایت ہی ایمان افروز رنگ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

''وہ اللہ ذات واحد ہے- جس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی اور عبادت اور اطاعت کے لائق نہیں- وہ عالم الغیب ہے- وہی اپنی ذات کی حقیقی معرفت رکھتا ہے- اس کے سوا اس کی ذات اور صفات کا احاطہ نہیں ہو سکتا- ہر مشہود چیز کا بھی حقیقی علم اسی کو ہے- اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں- کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی نگاہ میں ہے- یہ ہے اس کے احاطہ علم کی غیر محدود وسعت .... ہر مو انحراف کے بغیر توحید باری تعالیٰ پر صحیح رنگ میں ایمان لانا' یہ وہ عدل ہے جو ایک بندے کے لئے اپنے خالق کے بارہ میں روا رکھنا لازم ہے- توحید باری پر ایمان کا اعلان کرنے اور پوری صحت کے ساتھ اعلان کرنے کی غرض سے ہی اللہ کا گھر تعمیر کیا جاتا ہے-'' (دورہ مغرب صفحہ 221-222)

جب ہم قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے عہد مبارک پر نظر ڈالتے ہیں تو وہاں توحید الٰہی کے قیام اور جماعت کے ذہنوں میں اس مضمون کو راسخ کرنے کے لئے ایک خاص جوش اور ولولہ نظر آتا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ جماعت احمدیہ کے افراد کو توحید الٰہی پر قائم ہونے اور پھر اس کی اشاعت کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لانے کی طرف ترغیب دلائی- چنانچہ آپ جماعت کی تنظیموں کی مجالس عاملہ کو مخاطب کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 7 نومبر 1986ء کو فرماتے ہیں:

''سب سے اہم بات جس کو تمام دنیا کی مجالس عاملہ کو ملحوظ رکھنا چاہئے وہ توحید ہے- توحید خالص کسی آسمان پر بسنے والی چیز کا نام نہیں ہے- (دین) جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ آسمانوں کا بھی خدا ہے- اس سے کائنات کا کوئی حصہ بھی خالی نہیں- وہ نور السمٰوٰت والارض ہے- اس کی توحید کے دائرہ سے کوئی چیز بھی باہر نہیں- اس کی توحید کے اثر اور نفوذ سے کوئی چیز خالی نہیں ہونی چاہئے- اس لئے جماعت احمدیہ کو جو حقیقی توحید پرست ہے اپنے طرز عمل میں توحید کا منظر پیش کرنا چاہئے- اگر جماعت احمدیہ نے اس طرف سے غفلت کی اور ایسا ہونے دیا کہ انگلستان کی جماعت ایک الگ کردار ادا کر کے اٹھ رہی ہو اور افریقہ کی جماعت ایک الگ کردار لے کر اٹھ رہی ہو اور اس طرح یورپ اور امریکہ' چین اور جاپان' انڈونیشیا اور ملائشیا کی اور دیگر ممالک کی جماعتیں اپنا اپنا ایک الگ کردار بنا رہی ہوں تو توحید قائم نہیں ہو سکتی- توحید عمل کی دنیا میں دکھائی دینی چاہئے- خدا کے نام پر اکٹھے ہونے والے محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر جمع ہونے والے ایک ہونے چاہئیں اور انہیں وحدت کا منظر پیش کرنا چاہئے- وحدت کے مناظر مختلف شکلوں سے اور مختلف زاویوں سے دیکھے جاتے ہیں- ایک وحدت کا منظر ہے- آپس میں محبت کرنا اور ایک ہو جانا' جغرافیائی تفریقات کو بھلا دینا' رنگ و نسل کے امتیازات کو فراموش کر دینا اور ایک جان ہو جانا اس پہلو سے بھی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے- اور یہ محض تلقین سے قائم نہیں ہو سکتی بلکہ اس سلسلے میں باقاعدہ منصوبہ بندی ہونی چاہئے-''

(روزنامہ الفضل ربوہ- 2 ستمبر 1993ء)

حضور نے حضرت مسیح موعود کے ایک الہام کی روشنی میں جماعت سے مخاطب ہو کر خطبہ جمعہ میں 20 اگست 1993ء کو فرمایا:

''چونکہ توحید کا مضمون چل رہا ہے اس لئے میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو ملنے والی ایک خدائی خبر کے الفاظ میں ان تمام مجالس کو اور دنیا کی تمام جماعتوں کو پیغام دیتا ہوں کہ اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو- خبردار' توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دو کہ خدا کی نگاہ میں ان کا قدم سچائی پر پڑ رہا ہے- ان کے رب کی نظر میں ان کا قدم سچائی پہ پڑ رہا ہے- ان دونوں جملوں کا تعلق دراصل توحید اور اس کے لازمی نتیجہ سے ہے- یہاں ابنائے فارس کو یہ [illegible] مایا گیا لیکن ابنائے فارس میں روحانی ابنائے فارس [illegible] داخل ہیں کیونکہ ابنائے فارس کا مضمون ہی روحانی تعلق سے شروع ہوتا ہے- حضرت سلمان فارسیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اہل بیت قرار دیا گویا کہ ان کی ذات کا ایک روحانی تعلق ہے جسے اہل بیت کے تعلق میں تبدیل کر کے ظاہر فرمایا ہے-''

(روزنامہ الفضل ربوہ- 20 نومبر 1993ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے توحید کے مضمون میں ایک نکھار پیدا کر دیا اور جماعت کے ہر فرد کو اس یقین محکم پر قائم کر دیا کہ اس کا خالق و مالک' اس کا مرجع و ماویٰ' اس کا معبود حقیقی اور اس کا حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف ایک ہی خدا ہے جو اس کا خدا ہے- یہ ایک ایسی برکت اور نعمت ہے جو اس وقت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے- خدا تعالیٰ اس نعمت کو تا قیامت جماعت احمدیہ میں قائم و دائم رکھے- آمین

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
قائد و اراکین خدام الاحمدیہ
و اراکین اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
سفوف بواسیر - حب بواسیر - مرہم جدید
بواسیر خونی - بادی موکوں والی انتڑیوں کی سوزش پیچش اور مقعد کی خارش میں نہایت مفید اور موثر ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

سستے کپڑے کی دوکان
Fix Price
اقصیٰ فیبرکس
پروپرائٹر
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ محمد احمد طاہر کاہلوں

ڈیجیٹل رسیور ڈش انٹینا
ڈش ماسٹر
کیبل نیٹ ورک، انٹرنیٹ کیبل
اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبرز: 213123-211274

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد فون گھر: 212647

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2605
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ہیپاٹائٹس کی مفید اور مجرب دوا
سفوف راحت کیپسول
جس کے لگاتار استعمال کیساتھ اللہ کے فضل سے شفاء ہو جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

مبارک سائیکل مارٹ
ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی وامپورٹڈ بائیسکل وسپیئر پارٹس
Ph:042-7239178
Res: 7225622 نیلا گنبد لاہور

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل "ان کے ہمے" بے بی کارز پرامز" سوئنگز" واکر ز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز۔ نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر 7237516

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر
سپلٹ AC ونڈو AC
واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔ انڈس
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
نیو میکلوڈ روڈ نزد حال بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

23۔ قیراط اور
22 قیراط
جیولری سپلائرز
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر میاں وسیم احمد ایم بی اے
فون دوکان: 212837 رہائش: 214321

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے۔
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ وائرنگ روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0300-4810882

چوہدری اکبر علی موبائل 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون 5418406-7448406

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

گوندل ٹینٹ اینڈ پکوان مرکز
نئی کاریں۔ لوڈ گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پیج چوک 04524-214510-04942-423173

خدا کے فضل سے بشیر اینڈ کمپنی نے 50 سال کا انقلابی سفر مکمل کر لیا ہے
اس گولڈن جوبلی کے بعد پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے رواں دواں ہے
قائم شدہ 1953ء
بشیر اینڈ کمپنی۔ بنارسی والے
Ph-7661915
7654501
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے۔
111۔ خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور فون 7654290-7632805

انٹرنیشنل آٹوز
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
86-59 سپر آٹو مارکیٹ چوک
چوبرجی لاہور فون 042-7354398

زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے کیڈٹ ساز اقامتی ادارہ۔ کمپیوٹر لیب فری
مکمل انگلش، اردو میڈیم، ہوسٹل کی سہولت کے ساتھ
چونڈہ (سیالکوٹ)
نیو ملینیئم اسکالرز
فون آفس: 04364-210813

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

کمزور، گرتے بال، سکری، بالچر

ALOPECIA CURE	30/-	بالچر، سر، داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا ہونا
DANDRUFF CURE	30/-	سکری، بالوں میں خشکی ہونا۔
ARNICA HAIR OIL	50/-	خشکی، سکری، بالچر، گرتے بالوں کیلئے مفید آئل
FALLING HAIR COURSE	100/-	گرتے بال، باریک بال، گنجاپن کیلئے مفید کورس
GRAY HAIR COURSE	80/-	کم عمری میں بالوں کا سفید ہو جانا

ادویات و لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156
سیلز: 214576 فیکس: 212299

نصرت جہاں اکیڈمی، الاحمد کیمبرج اکیڈمی، الصادق ماڈرن اکیڈمی، گورنمنٹ / پرائیویٹ سکول و کالج کی کتب ایف۔ اے تا ایم۔ اے و جنرل کتب خرید فرمائیں۔
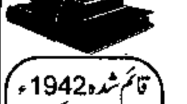
خدمت میں پیش پیش
ظفر بک ڈپو
قائم شدہ 1942ء
اردو بازار سرگودھا
0451-716088
قائم شدہ 1999ء
کالج روڈ ربوہ
04524-214496
WE KNOW HOW TO SERVE